ایسے شخص کی امامت، جس کے رشتہ دار فاسق ہوں

اس شخص کی اقتدا کا حکم، جس کی بیوی بے پردہ رہتی ہو:

سوال: جس شخص کی زوجہ، یا دختر، یا والدہ اور خواہر بلا حجاب ونقاب بازار میں جاتی ہیں، آیا ایسے شخصوں کے ساتھ مشاربت ومواکلت کرنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً بلا کراہت جائز ہے، یا نہیں؟ اور حجاب عامہ مؤمنات کے حق میں بھی واجب ہے، یا سنت ہے، یا مستحب ہے؟ فقط

الجواب

کتب فقہ میں مصرح ہے کہ حرّہ (آزاد عورت) کا تمام بدن بجز وجہ (چہرہ) اور کفین (ہتھیلیاں) اور قدمین (دونوں پیر) کے فی نفسہ اور وجہ وغیرہ بعارض فتنہ واجب الستر (چھپانا واجب) ہے، (۱) اور ترک واجب معصیت (گناہ) ہے، (۲)

(۱) ﴿وقل للمؤمنات يغضضن من أبصارهن ويحفظن فروجهن ولا يبدين زينتهن إلا ما ظهر منها وليضربن بخمرهن على جيوبهن ولا يبدين زينتهن إلا لبعولتهن أو آبائهن أو آباء بعولتهن أو أبنائهن أو أبناء بعولتهن أو إخوانهن أو بني إخوانهن أو بني أخواتهن أو نسائهن أو ماملكت أيمانهن أو التابعين غير أولي الإربة من الرجال أو الطفل الذى لم يظهروا على عورات النساء لا يضربن بأرجلهن ليعلم ما يخفين من زينتهن وتوبوا إلى الله جميعا أيها المؤمنون لعلكم تفلحون﴾(سورة النور: ۳۱، انیس)

"إعلم أنه لا ملازمة بين كونه ليس عورة وجواز النظر إليه فحل النظر منوط لعدم خشية الشهوة مع انتفاء العورة ولذاحرم النظر إلى وجهها ووجه الأمرد إذا شك في الشهوة ولاعورة". (فتح القدير، باب شروط الصلاة التى تتقدمها: ۲۵۹/۱-۲۶۰، دارالفكر بيروت، انیس)

وهذا كله إذا لم يكن النظر عن شهوة فإن كان يعلم أنه إن نظر إشتهى لم يحل له النظر إلى شيئى منها. (مبسوط السرخسي، النظر إلى الأجنبيات: ۱۵۳/۱۰، دارالمعرفة بيروت، انیس)

(فإن خاف الشهوة) أو شك (امتنع النظر إلى وجهها) فحل النظر مقيدة بعدم الشهوة وإلا فحرام وهذا في زمانهم وأما في زماننا فمنع من الشابة، قهستاني وغيره (إلا) النظر لا المس (لحاجة) كقاض وشاهد يحكم (ويشهد عليها). (الدرالمختار على صدر ردالمحتار، فصل في النظر والمس: ۳۷۰/٦، دارالفكر بيروت، انیس)

(وتمنع) المرأة الشابة (من كشف الوجه بين رجال) لا لأنه عورة بل (لخوف الفتنة). (الدرالمختار، مطلب في ستر العورة: ٤٠٦/۱، دارالفكر بيروت، انیس)

(۲) وكل من ترك الواجب فهو عاص. (بيان المختصر شرح مختصر ابن الحاجب، الواجب الموسع: ۳٦۲/۱، دارالمدنی، انیس)
لأن ترك الواجب مفسق. (فتح القدير، كتاب الزكاة: ۱٥٦/۲، دارالفكر بيروت، انیس)

اور معصیت پر باوجود قدرتِ منع کے سکوت وتسامح (خاموشی اور درگذر) فسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے، تحریماً علی الارجح، (۱) پس جس شخص کو اپنے جن اقارب (رشتہ داروں) پر اس قدر قدرت ہو اور وہ منع نہ کرے تو وہ اس حکم میں داخل ہو جاوے گا اور اگر قدرت نہیں، یا اس کی زوجہ وخواہر (بیوی اور بہن) وغیرہ سن رسیدہ (بوڑھی) ہیں کہ کشف وجہ (چہرہ کھلنے) سے خوف فتنہ نہیں، یا کپڑا چہرہ پر لٹکا کر نکلتی ہیں تو چونکہ اس طرح نکلنا حوائج کے لیے جائز ہے؛ اس لیے منع واجب نہیں اور ترک منع فسق نہیں؛ اس لیے امامت میں کچھ حرج نہیں اور یاد رکھنا چاہیے کہ جو صورتیں فسق کی اوپر مرقوم (درج) ہوئی ہیں، کچھ باہر نکلنے والیوں کے ساتھ خاص نہیں؛ بلکہ ان پردہ نشینوں کے حق میں بھی عام ہیں، جو اپنے نامحرم اقارب کے روبرو بے حجاب سامنے آتی ہیں، وھٰذا کله ظاهر. فقط

۲۶/ جمادی الاخری ۱۳۲۱ھ (امداد: ۲/۱۵۴) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۳۵۴-۳۵۵) ☆

---

(۱) عن حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: والذي نفسي بيدي لتأمرن بالمعروف و لتنهون عن المنكر أو ليوشكن الله أن يبعث عليكم عقابامنه ثم تدعونه فلا يستجاب لكم. (سنن الترمذي، باب ماجاء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر (ح: ۲۱۶۹) انيس)

(كره إمامة الفاسق) والفسق لغةً: خروج عن الإستقامة وهومعنٰى قولهم خروج الشيء عن الشيء علٰى وجه الفساد، وشرعاً: خروج عن طاعة الله تعالٰى بأرتكاب كبيرة، قال القهستاني: أي أو إصراره علٰى صغيرة (فتجب إهانته شرعاً فلايعظم بتقديمه للإمامة) تبع فيه الزيلعي، ومفاده كون الكراهة في الفاسق تحريمية. (الطحطاوي علٰى مراقي الفلاح، باب الإمامة، فصل في بيان الأحق بالإمامة، انيس)

☆ **جس کے گھر میں پردہ کا اہتمام نہ ہو، اس کی امامت:**

سوال: جس شخص کے یہاں پردہ نہیں ہے اس کے پیچھے نماز درست ہے، یا کسی قدر کراہت ہے اور پردہ واجب ہے یا فرض اور پردے کا نہ کرنے والا کس درجہ کا گنہ گار ہوگا؟

الجواب

جتنا پردہ فرض وواجب ہے، اس کے ترک سے گناہ اور اس میں بے پروائی کرنے سے امامت میں کراہت ہے، ورنہ نہیں، تفصیل اس کی فقہ کے اردو رسائل میں موجود ہے۔

(تتمہ اولیٰ، ص: ۱۷) (امداد الفتاویٰ جدید: ۱/۳۵۵)

پردہ کی حدود کا اہتمام نہ کرنے والوں کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جن کی عورتیں منھ کھول کر سر بازار پھرتی ہیں اور باذنِ خاوند کے پھرتی ہیں اور جو کوئی غیر شخص آوے تو خاوند اُن کے ان سے کہیں کہ چلے آؤ، عورتوں سے پردہ نہیں کراتے، تو ایسے فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تنزیہی ہے یا تحریمی؟ یا بالکل ناجائز ہے، شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر فقط چہرہ عورت کا کھلا ہے اور کوئی عضو مثلاً سر کے بال اور ٹانگ نہیں کھلتی اور علیٰ ہٰذا جس کے گھر میں کوئی خالہ، ماموں کا پسر جاوے اور سوائے چہرہ کے اور کوئی عضو نہ دیکھے تو وہ عورت اور اس کا خاوند فاسق نہیں ہوتا، فاسق کے پیچھے خواہ کسی طرح کا فاسق ہو، ==

ایسے شخص کی امامت، جس کی قوم میں پردہ کا اہتمام نہ ہو:

سوال: اگر کوئی شخص کسی قوم سے ہو، جس کی عورتیں پردہ نہ کرتی ہوں اور وہ شخص امام ہو تو اس کے پیچھے نماز میں اقتدا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

پردہ شرعی شریعت میں یہی ہے کہ عورت سر سے قدم تک چادر اوڑھے رہے تو اگر کسی کے گھر کی عورتیں بغیر چادر کے پھرا کرتی ہوں؛ لیکن زنا کاری ان عورتوں کی لوگوں میں مشہور نہ ہو تو نماز میں ایسے شخص کے پیچھے اقتدا کرنا مکروہ ہے اور اگر زنا کاری ان عورتوں کی مشہور ہو تو اس شخص کے پیچھے اقتدا کرنا حرام ہے اور مردوں پر فرض ہے کہ اپنی عورتوں کو زنا کاری اور بے پردگی سے باز رکھیں اور اگر وہ باز نہ آئیں تو ان کو طلاق دے دینا چاہیے، ورنہ جو لوگ اپنی عورتوں کو زنا کاری اور بے پردگی سے باز نہ رکھیں گے، وہ دیوث ہوں گے، ایسے لوگوں کے پیچھے نماز میں اقتدا کرنا منع ہے۔(۱)

لیکن اگر وہ لوگ خواندہ ہوں تو ان کے پیچھے نماز میں اقتدا کرنے سے نماز ہو جائے گی، اس کی قضا لازم نہ ہوگی، اس واسطے کہ ہر فاسق وفاجر کے پیچھے نماز میں اقتدا کرنا جائز ہے، نماز ہو جاتی ہے۔(۲) (فتاوی عزیزی:۴۶۳)

جس شخص کے یہاں پردۂ شرعی نہ ہو، اس کی امامت:

سوال: جس شخص کے یہاں پردہ نہ ہو، وہ امامت کے قابل ہے، یا نہیں؟

الجواب

جس کے یہاں پردہ شرعی نہ ہووے، اس کی امامت درست نہیں ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ:۳۰۳)

== نماز مکروہ تنزیہی (اصل میں اسی طرح ہے، جو بظاہر سبقت قلم یا سہو کاتب ہے، صحیح یہ ہے کہ فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے، جیسا کہ حضرت کے آئندہ تمام فتاویٰ میں بھی صراحت ہے۔[نور]) ہوتی ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم
رشید احمد گنگوہی عفی عنہ، (مجموعہ کلاں،ص:۱۷۱) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۶۰)

(۱) ... "لایدخل الجنة دیوث". وفی روایة:"ثلاثة لایدخلون الجنة"إلخ ، وفیه الدیوث،وفی روایة:"ثلاثة حرم اللّٰه علیهم الجنة: مدمن الخمر، والعاق لوالدیه،والذی یقر فی أهله الخبث".(تفسیر ابن کثیر: ۲۵۵/۳، سورة النور تحت﴿الزانی لا ینکح﴾الآیة:۳)انیس)

(۲) واعلم أنه لا ملازمة بین کونه لیس بعورة وجواز النظر إلیه فحل النظر منوط بعدم خشیة الشهوة مع انتفاء العورة ولذا حرم النظر إلی وجهها ووجه الأمرد إذا شک فی الشهوة ولا عورة،کذا فی شرح المنیة،قال مشایخنا: تمنع المرأة الشابة من کشف وجهها بین الرجال فی زماننا للفتنة وشمل کلامه فی الشعر المترسل وفیه روایتان وفی المحیط والأصح أنه عورة.(البحر الرائق، باب شروط الصلاة: ۲۸٤/۱،دار الکتاب الإسلامی،انیس)

جس امام کے گھر میں شرعی حجاب نہ ہو، اس کی اقتدا کا حکم:

سوال: ایک شخص کسی مسجد کا امام ہے، لیکن اس کے گھر میں پردہ کی رعایت کے بغیر عام لوگوں کی آمد ورفت آزادی کے ساتھ ہو، باوجود قدرت کے موصوف ان لوگوں کو منع بھی نہیں کرتا تو شرع میں ایسے شخص کی اقتدا کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر باوجود قدرت ہونے کے اپنے گھر کی عورتوں کو حجاب پر مجبور نہ کرے اور اس کی عورتیں بے پردگی سے گھومتی پھرتی رہیں اور موصوف باوجود علم اور قدرت کے کوئی قدم نہیں اٹھاتا تو یہ شخص دیوث اور فاسق کے حکم میں ہو کر اس کی اقتدا مکروہ تحریمی ہے۔

قال الحصکفی: (یادیوث) ھو من لایغار علی امرأته أومحرمه. (۱)

قال ابن عابدین: تحت لهذا القول (ویکره إمامة عبد وأعرابی وفاسق) أی من الفسق: وھو الخروج عن الإستقامة، ولعل المراد من یرتکب الکبائر کشارب الخمر والزانی وآکل الربا ونحو ذلک. (۲) (فتاویٰ حقانیہ: ۱۵۵/۳) ☆

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار، باب التعزیر: ۲۰۲/۳

(۲) رد المحتار علی الدر المختار، باب الإمامة: ۵٦۰/۱ (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

وفی الھندیة: تجوز إمامة الأعرابی والأعمی والعبد وولد الزنا والفاسق کذا فی الخلاصة إلاأنها تکره ھٰکذافی المتون. (۸۵/۱، باب الإمامة) (الفصل الثالث، انیس)

☆ ایسے شخص کی امامت جس کے ہاں شرعی پردہ نہ ہو:

سوال: اگر امام صاحب کی بیوی پردہ نہ کرے تو ایسے شخص کو امام بنانا جائز ہے؟ بینوا توجروا۔

الجوب باسم ملھم الصواب

جس شخص کے ہاں شرعی پردہ کا اہتمام نہ ہو، وہ فاسق ہے، اس کو امام بنانا جائز نہیں، اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے، البتہ جسے بیوی کو پردہ کروانے پر قدرت نہ ہو، اس کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

۲۰ ربیع الآخر ۱۳۸۹ھ (احسن الفتاویٰ: ۲۸۸-۲۸۹)

بے پردہ عورت کے شوہر کی امامت:

سوال: جس شخص کی منکوحہ بے حجاب پھرے اور خاوند اس کو ہدایت نہ کرے اور نہ طلاق دے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے مع الکراہۃ؛ اس لئے اگر کوئی اس سے اچھا دیندار آدمی امامت کے لئے مل جائے تو بہتر ہے۔

۲۴ صفر ۱۳۵۰ھ (امداد المفتین: ۲۸۰/۲)

کبوتر باز کی امامت، جس کی بیوی بے پردہ ہو:

سوال: جو امام کبوتر بازی کھیل کرتا ہو، وہ نہ مانے تو شریعت میں نماز کے لیے کیا حکم ہے، اس کے پیچھے نماز ہوگی، یا نہیں؟ شریعت میں امام کی بیوی کے لیے پردہ کی کیا شرائط ہیں؟ وہ تحریر فرمائیں۔

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

امام صاحب نے شوقیہ کبوتر پال رکھے ہیں، جن کو اڑاتے بھی ہیں، تب تو محض نامناسب کام کیا ہے، جس کی وجہ سے امامت میں خلل نہیں، اگر ہار جیت میں اڑاتے ہیں تو پھر ان کی امامت مکروہ ہے، جب تک کہ توبہ کر کے اپنی اصلاح نہ کرلیں، (۱) ہر ایسے آدمی سے پردہ لازم ہے، جس سے نکاح جائز ہو، (۲) اگر گھر سے باہر کا بھی عورت کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے تو میلے کپڑے پہن کر سب بدن ڈھانپ کر باہر جائے اور ضرورت پوری کر کے واپس آجائے، اچھے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر نکلنے کی اجازت نہیں، (۳) اگر کوئی امام اپنی بیوی کو پردہ میں رکھنا چاہتا ہے اور اس پر زور بھی دیتا ہے، مگر بیوی نہیں مانتی، گھر سے نکلتی ہے، امام اس سے ناخوش ہے تو اس کی وجہ سے اس کی امامت میں خلل نہیں آئے گا۔ (۴) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۲۴۰-۲۴۱)

---

(۱) "ویکره إمامة عبدٍ وأعرابی وفاسق وأعمٰی".

"وقال ابن عابدین رحمه اللّٰه: قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الإستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانی وآكل الربا ونحو ذلک". (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۹-۵۶۰، سعید) (مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انیس)

(۲) قال اللّٰه تعالٰى: ﴿ولا يبدين زينتهن إلا لبعولتهن أو آبائهن أو آباء بعولتهن أو أبنائهن أو أبناء بعولتهن أو إخوانهن أو بنی إخوانهن أو بنی أخواتهن﴾ (سورة النور: ۳۱)

"ومن لا يحل له نكاحها أبداً بنسب أو سبب ولو بزنا". (الدر المختار، كتاب الحظر والإباحه، فصل فی النظر واللمس: ۶/۳۶۷، سعید)

(۳) قال اللّٰه تعالٰى: ﴿وقرن فی بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الأولٰى﴾ (سورة الأحزاب: ۳۳)

"ولا يكن خراجات ولاطوافات فی الطرق والأسواق وبيوت الناس، وهٰذا لاينافی خروجهن للحج أولما فيه مصلحة دينية مع التستر وعدم الابتذال". (روح المعانی: ۹/۲۲، دار إحياء التراث العربی، بيروت)

عن أبی موسٰى رضی اللّٰه عنه عن النبی صلى اللّٰه عليه وسلم قال: إذا استعطرت المرأة، فمرت علٰى القوم ليجدوا ريحها فهی كذا وكذا". قال قولاً شديداً. (سنن أبی داؤد، باب ماجاء فی المرأة تتطيب للخروج: ۲/۲۱۹، سعید) (ح: ۴۱۷۵، انیس)

عن أبی هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "أيماامرأة أصابت بخوراً، فلا تشهدن معنا العشاء. قال ابن نفيل: الآخرة. (سنن أبی داؤد، باب ماجاء فی المرأة تتطيب للخروج، رقم الحديث: ۴۱۷۳: ۲/۲۱۹، سعید)

(۴) قال اللّٰه تعالٰى: ﴿ولا تزر وازرة وزر أخرٰى﴾ (سورة الفاطر: ۱۸)

بے پردہ بیوی کے ساتھ بازار میں گھومنے والے کی امامت:

سوال: ہمارے یہاں جامع مسجد کے پیش امام صاحب اپنا لباس پینٹ شرٹ وغیرہ بھی پہنتے ہیں اور دوسرے ان کے گھر کے اندر بالکل بے پردگی ہے، میاں بیوی دونوں کو بازار اور تمام جگہوں پر گھومتے دیکھا گیا ہے، امام صاحب سے جب کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ احمد آباد اور مہاراشٹر کے لیے پردہ کی ضرورت نہیں ہے، کیا یہ ٹھیک ہے اور دوسرے یہ بھی روزانہ کا معمول ہے کہ دونوں میاں بیوی دروازے اور کھڑکی وغیرہ کھلی رکھتی ہیں، مستی کرتے رہتے ہیں، کیا یہ ٹھیک ہے؟ اوران سے کہنے پر انہوں نے کہا ہے کہ جو میرے پیچھے نماز نہیں پڑھتا ہے، وہ مشرک ہے۔

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

جو امام بیوی کو ساتھ لے کر اس کی بے پردگی کی حالت میں بازار میں گھومتا پھرتا رہتا ہے اور شوقیانہ زندگی بسر کرتا ہے، اس کو امام بنانا مکروہِ تحریمی ہے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیو بند، ۲۳/۱۰/۱۳۹۲ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۲۴۲)

اس شخص کی امامت، جس کی بیوی غیر محرم رشتہ داروں سے پردہ نہ کرتی ہو:

سوال: زید کی بیوی اپنے ماموں اور چچا کے لڑکے سے پردہ نہیں کرتی؛ بلکہ سامنے آتی ہے اور زید اس کو منع بھی کرتا ہے، مگر صرف زبان سے منع کرتا ہے اور کوئی تشدد نہیں کرتا تو زید پر بیوی کے پردہ نہ کرنے کا گناہ ہوتا ہے، یا نہیں؟ اور زید کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے، یا مکروہ؟ اور زید کو کس قدر تشدد کرنا چاہیے؟ اگر تشدد کرنے سے فساد کا اندیشہ ہو، پھر بھی تشدد کرے، یا نہیں؟ اگر زید کی بیوی اور زید کا بھائی عمرو ایک ہی گھر میں رہتے ہوں اور دوسرے گھر میں رہنے کی گنجائش نہ ہو، ایسی صورت میں پردہ کی کیا صورت ہوگی؟ اگر زید کی بیوی عمرو سے پردہ نہ کرے تو اس کا گناہ عمرو کو بھی ہوگا، یا نہیں؟ اگر اندیشہ فساد کا نہ ہو تو پھر بھی پردہ نہ کرنے کا گناہ ہوگا، یا نہیں؟ اگر زید اوپر جو مذکور ہے، مسائل خوب جانتا ہو تو جاہل کے مقابلہ میں امامت کا حق رکھتا ہے، یا نہیں؟

---

(۱) ﴿يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَبِيْبِهِنَّ﴾ (سورة الأحزاب: ۵۹، انیس)
ویکرہ إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمٰی. (الدر المختار)

وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الإستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزانی و آكل الربا ونحو ذلك...، فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يتهم لأمر دينه وبأن فی تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً ... علىٰ أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/ ۵۵۹ ـ ۵۶۰، سعيد) (مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انیس)

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

چچا اور ماموں کے لڑکے سے شرعاً پردہ ضروری ہے، اگر زید کی بیوی ان سے پردہ نہیں کرتی تو وہ گنہ گار ہے، (۱) اور زید کو منع کرنا ضروری ہے، اگر منع نہ کرے گا تو گنہ گار ہوگا، (۲) زید کو تشدد کرنا اور اپنی زوجہ کو پردہ نہ کرنے سے شرعاً مارنا بھی درست ہے، اگر نا قابل برداشت فساد کا خیال ہوا اور اس وجہ سے زید اپنی بیوی پر تشدد نہ کرے اور بلا تشدد کے نہ مانے تو شرعاً زید پر گناہ نہیں۔ اول صورت میں زید کی امامت مکروہ ہے، جبکہ اس سے بہتر امامت کا اہل موجود ہو، (۳) ثانی صورت میں زید کی امامت مکروہ نہیں۔

"يجوز له: أى الزوج أى يضرب بها فى أربعة أشياء وما فى معناها... ومنه إذا كشفت وجهها لغير محرم، ومنه ما إذا أسمعت صوتها للأجنبى". (كذا فى الخيرية، ص: ۱۱۸) (۴)

پردہ کرنا ہر حال میں ضروری ہے، خواہ اندیشۂ فساد ہو، یا نہ ہو۔ (۵)

عن نبهان مولٰى أم سلمة رضى الله عنها أنه حدثه أن أم سلمة رضى الله عنها حدثته: أنها كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة، قالت: فبينما نحن عنده أقبل ابن أم مكتوم

(۱) قال اللّٰه تعالٰى: ﴿وقل للمؤمنات يغضضن من أبصارهن ويحفظن فروجهن ولايبدين زينتهن إلاماظهر منها وليضربن بخمرهن علٰى جيوبهن ولايبدين زينتهن إلا لبعولتهن أو آبائهن أو آباء بعولتهن أو أبنائهن أو أبناء بعولتن أواخوانهن أوبنى إخوانهن أوبنى أخواتهن أونسائهن أوماملكت أيمانهن أوالتابعين غيرأولى الإربة من الرجال أوالطفل الذين لم يظهرواعلٰى عورات النساء﴾ (سورة النور: ۳۱)

وقال اللّٰه تعالٰى: ﴿يَاَيُّهَاالنَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْ وَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَبِيْبِهِنَّ﴾ (سورة الأحزاب: ۵۹)

(۲) إن سالماً حدثه أن عبد الله بن عمر رضى الله عنه يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالإمام راع ومسئول عن رعيته والرجل فى أهله راع وهومسئول عن رعيته والمرأة فى بيت زوجهاراعية ومسئولة عن رعيتهاو الخادم فى مال سيده راع ومسئول عن رعيته. (صحيح البخارى، كتاب الجمعة، باب الجمعة فى القرٰى و المدن: ۱۲۲/۱، قديمى) (رقم الحديث: ۲۵۵۸، انيس)

(۳) (ويكره إمامة عبد و أعرابى وفاسق وأعمٰى ومبتدع لايكفر بها وإن كفر بها فلا يصح الاقتداء به أصلاً وولد الزنا، هٰذا إن وجد غيرهم وإلا فلا كراهة ، بحر بحثاً) ... وأماالفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لايتهم لأمر دينه وبأن فى تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعاً". (الدرالمختارمع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵۵۹/۱-۵۶۲، سعيد) (مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، انيس)

(۴) البحرالرائق، كتاب الحدود، باب حد القذف، فصل فى التعزير: ۸۲/۵، رشيدية

(۵) ﴿يَاَيُّهَاالنَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْ وَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلاَبِيْبِهِنَّ﴾ (سورة الأحزاب: ۵۹)

فدخل عليه-وذلک بعد ما أمرنا بالحجاب-فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إحتجبا منه" فقلت: يا رسول الله! أليس هو أعمٰى لايبصرنا ولايعرفنا؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أوعمياوإن أنتما؟". (۱)

مگر شریعت نے جن مواقع کو مستثنیٰ کر دیا ہے، وہ مستثنیٰ ہیں، (۲) اگر وسعت ہے تو زید کے ذمہ اپنی عورت کے لیے مستقل مکان؛ یعنی کوٹھا دینا ضروری ہے، جس میں اس کا بھائی وغیرہ کوئی نہ رہتا ہو، (۳) اگر وہ پردہ کرنے کو کہتا ہے اور زید کی بیوی باوجود کوشش اور فہمائش کے پردہ نہیں کرتی تو اس کا گناہ زید کے ذمہ نہیں ہوگا، (۴) اس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۲۴۳/۶-۲۴۵)

کسی اجنبی کے گھر میں بے پردہ آنے جانے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص بالکل اجنبی اور علاقہ غیر کا رہنے والا ہو اور یہاں پر اس کا کوئی رشتہ دار نہ ہو اور نہ کوئی اس کو پہچانتا ہو، یہ شخص کسی ایسے گھر میں بلاتکلف اور بے پردہ آتا جاتا ہو، جس میں اکثریت نوجوان لڑکیوں کی ہو اور کچھ شادی شدہ اور کچھ بیوہ عورتیں بھی اس گھر میں رہتی ہوں؛ یعنی تمام کے تمام غیر محرم ہوں اور اسی گھر میں کھاتا پیتا بھی ہو، شریعت میں ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے، جائز ہے، یا ناجائز؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: عطاء اللہ جان مانکی صوابی، ۲۳/۱۲/۱۹۷۱ء)

الجواب

چونکہ عوام بھی اس شنیع کام میں مبتلا ہیں، لہٰذا اس امام کے پیچھے عوام کی اقتدا مکروہ نہیں ہے، البتہ مقتدیوں میں غیر فاسق

(۱) تفسیر ابن کثير، من تفسير سورة النور: ۳۷۸/۳، دار الفيحاء دمشق

(۲) (فإن خاف الشهوة) أو شک (امتنع نظره إلٰى وجهها... إلا لحاجة) كقاض وشاهد يحكم (ويشهد عليها) - لف ونشر مرتب-لالتتحمل الشهادة في الأصح (وكذا مريد نكاحها... وشرائها ومداوتها ينظر) الطبيب (إلٰى موضع مرضها بقدر الضرورة إذا الضرورات تتقدر بقدرها وكذا نظر قابلة وختان. (الدر المختار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في النظر واللمس: ۳۷۰/۶، سعيد)

(۳) وكذا تجب لها السكنٰى في بيت خال عن أهله وأهلها بقدر حالهما كفاها) وفي البحر عن الخانية: يشترط أن لايكون في الدار أحد من أحماء الزوج يؤذيها. (الدر المختار)

وقال ابن عابدين رحمه الله تعالٰى: "(قوله: من أحماء الزوج) صوابه من أحماء المرأة كما عبر به في الفتاوٰى الهندية عن الظهيرية؛ لأن أقارب الزوج أحماء المرأة وأقاربها أحمائه، آه". (الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الطلاق، باب النفقة: ۵۹۹/۳-۶۰۱، سعيد) (مطلب في مسكن الزوجة، انيس)

(۴) قال الله تعالٰى: ﴿ولاتزر وازرة وزر أخرٰى﴾ (سورة الفاطر: ۱۸)

موجود ہوں تو پھر اس کے پیچھے اقتدا مکروہ ہوگی ،یدل علیه ما فی البحر: ۳٤۹/۱ :وینبغی أن یکون محل کراهة الاقتداء بهم عند وجود غیرهم وإلا فلا کراهة لما لایخفیٰ.(۱) وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۲۴۴)

جس امام کی بالغ لڑکیاں گلیوں میں پھرتی ہوں، ان کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک امام کی دو بالغ لڑکیاں ہیں، جو دسویں اور چھٹی میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں، گلیوں میں پھرتی ہیں اور شریعت کا مسئلہ ہے کہ لڑکیوں کو خطبہ (پیغام نکاح) آئے تو نکاح پر دیا کرے؛ لیکن اس امام نے ایک خطبہ کو رد بھی کیا ہے، کیا ایسے امام کی اقتدا کی جائے گی، یا انفرادی نماز پڑھیں گے؟ بینوا تو جروا۔

(المستفتی: حسین احمد سرگودھا، ۱۹۷۸/۷/۳۰ء)

الجواب

انفراداً نماز پڑھنے سے فاسق کے پیچھے اقتدا افضل ہے، خصوصاً جب کہ امام کی دینی حالت بنسبت قوم کی اچھی ہو، کمافی شرح التنویر :صل خلف فاسق أو مبتدع نال فضل الجماعة،وفی ردالمحتار: ۲۵۲/۱ : أفاد أن الصلاة خلفها أولٰی من الانفراد ولکن لاینال کما ینال خلف تقی.(۲)وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ:۲/۳۸۰)

کیسے شخص کی امامت ہونی چاہئے:

اور جس کی بیوی بے پردہ ہو، اس کی امامت کا حکم:

سوال (۱) امامت کیسے شخص کی ہونی چاہیے، اس کی تفصیل بیان کیجئے؟

(۲) امامت میراسی کی اور غنڈہ گردی اور لوگوں میں اشتعال پھیلانے اور جھوٹ بولنے والے اور جس کی عورت بے پردہ ہو، ایسے آدمی کی امامت کا کیا حکم ہے؟

(المستفتی: ۲۱۱۴، شیخ محمد شفیع صاحب (فیروز پور) ۱۱/شوال ۱۳۵۶ھ)

الجواب

(۱) امامت کے لیے ایسا شخص مستحق ہے، جو علم دین خصوصا نماز روزہ کے مسائل سے واقف ہو، متشرع ہو اور جماعت میں افضل وبہتر ہو۔(۳)

---

(۱) البحر الرائق: ۳٤۹/۱،باب الإمامة

(۲) الدرالمختار مع ردالمحتار: ٤۱۵/۱،قبیل مطلب فی إمامة الأمرد،باب الإمامة

(۳) عن إسماعیل بن رجاء قال سمعت أوس بن ضمح یقول:سمعت أبا مسعود رضی اللّٰہ عنه ==

(۲) میراسی ہونا توامامت کے منافی نہیں، ہاں! جن لوگوں کی عورتیں بے پردہ پھریں اور وہ منع نہ کریں، جھوٹ بولنے کے عادی ہوں، لغویات کے مرتکب ہوں، وہ امامت کے مستحق نہیں ہیں۔(۱)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی (کفایت المفتی:۱۱۲/۳)

منکر شناعت اور قادیانی کو کافر نہ سمجھنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص اپنے آپ کو اہل سنت والجماعۃ کہے اور ظاہراً نمازیں پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور شکل مسلمانوں والی ہو اور حافظ قرآن ہو اور دیوبندی ہو؛ لیکن مرزا ملعون اور اس کے متبعین کو کافر نہ کہے؛ بلکہ اصلی مسلمان سمجھے اور اس کے گھر سے شادی کی ہو اور اس کے ساتھ تعلق اور برت برتاؤ ہو اور عیسی علیہ السلام کی وفات کا قائل ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی معراج کا منکر ہو اور شفاعت اور کرامت اولیاء اللہ کا منکر ہو، آیا ایسے عقیدہ والا شخص عنداللہ شریعت محمدیہ میں مسلمان ہے، یا کافر ہے؟ اور اس کے پیچھے نماز جمعہ وعیدین وغیرہ پڑھنی درست ہے، یا نہیں؟

(المستفتی:۲۱۶۴، خلیل الرحمٰن (پنڈی بہاؤالدین) ۲۸/شوال ۱۳۵۶ھ، مطابق یکم جنوری ۱۹۳۸ء)

الجواب

جو شخص مرزا اور مرزائی جماعت کو کافر نہ سمجھے اور مرزائیوں سے رشتہ ناتا رکھتا ہو اور وفات عیسی علیہ السلام کا قائل ہو اور معراج جسمانی کا منکر ہو اور شفاعت کا منکر ہو، وہ گمراہ اور بددین ہے، اس کی امامت جائز نہیں۔

درمختار میں ہے:

وإن أنكر بعض ماعلم من الدين ضرورة كفربها كقوله إن اللّٰه تعالىٰ جسم كالأجسام وأنكاره صحبة الصديق فلا يصح الإقتداء به أصلا، آه.(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ، دہلی (کفایت المفتی:۱۱۲/۳-۱۱۳) ☆

== يقول لنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: يؤم القوم أقرأهم لكتاب اللّٰه وأقدمهم قراءةً فإن كانت قرائتهم سواء فليؤم أقدمهم هجرة فإن كانوا فى الهجرة سواء فليوم أكبرهم سنًا...(الصحيح لمسلم، كتاب المساجد من أحق بالإمامة: ۲۳٦/۱، بحوالہ فتاویٰ محمودیہ:۳۳/٦)

(۱) ويكره إمامة عبد وأعرابى و فاسق وأعمٰى.(الدرالمختارمع ردالمحتار: ۵۵۹/۱-۵٦۰)

(۲) الدرالمختارمع ردالمحتار، باب الإمامة: ۵٦۱/۱-۵٦۲

☆ پردہ کے دیگر احکام:

عورتوں اور مردوں کو کن لوگوں سے پردہ کرنا چاہئے اور کن لوگوں سے نہیں؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱-شوہر سے بیوی کا کسی عضو کا پردہ نہیں ہے، گرچہ اعضاء مخصوصہ کو بلاضرورت دیکھنا خلاف اولیٰ ہے۔ ==

== ۲-اسی طرح لڑکی اپنے باپ کے سامنے چہرہ اور ہتھیلیاں کھول سکتی ہے، اس کے علاوہ دیگر اعضا کو چھپانا ضروری ہے، اس حکم میں دادا اور پردادا بھی داخل ہیں۔

۳-شوہر کے باپ یعنی سسر کے سامنے چہرہ اور ہتھیلیوں کا چھپانا ضروری نہیں ہے یہی حکم دادا، پردادا سسر کا ہے۔

۴-اپنے بالغ لڑکے کے سامنے چہرہ اور ہتھیلی کا پردہ نہیں ہے۔

۵-شوہر کے لڑکے جو کسی دوسری بیوی سے ہوں، ان کے سامنے بھی چہرہ و ہتھیلی کھولنا جائز ہے۔

۶-اپنے بھائی (اس میں حقیقی بھائی بھی داخل ہے اور باپ شریک؛ یعنی علاتی، ماں شریک یعنی اخیافی بھی، ان) کے سامنے چہرہ اور ہتھیلی کا پردہ نہیں ہے؛ لیکن ماموں، خالہ یا چچا اور پھوپھی کے لڑکے، جن کو عرف عام میں بھائی کہا جاتا ہے، وہ اس میں داخل نہیں، وہ غیر محرم ہیں۔

۷-بھائیوں کے لڑکے، یہاں بھی صرف حقیقی، یا علاتی، یا اخیافی بھائی کے لڑکے مراد ہیں، دوسرے عرفی بھائیوں کے لڑکے شامل نہیں۔ حقیقی، علاتی، اخیافی بھائیوں کے سامنے بھی ہتھیلی، چہرہ وغیرہ کھولنا جائز ہے، جو اپنے باپ بیٹوں کے سامنے کھولے جاسکتے ہیں۔

۸-بہنوں کے لڑکوں کے سامنے چہرہ اور ہتھیلی کا پردہ ضروری نہیں ہے، اس سے بھی حقیقی اور علاتی و اخیافی بہنیں مراد ہیں، ماموں زاد، چچا زاد بہنیں داخل نہیں، یہ آٹھ قسمیں تو محارم کی ہیں۔

۹-مسلمان عورتوں کے لیے غیر مسلم عورتوں کے سامنے ان تمام اعضا کا کھولنا جائز ہے، جن کو اپنے باپ بیٹوں کے سامنے کھولنا جائز ہے۔

قرآن میں ''نسائھن'' کا لفظ آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر و مشرک عورتوں سے بھی پردہ واجب ہے، وہ غیر محرم مردوں کے حکم میں ہیں۔

علامہ ابن کثیرؒ نے حضرت مجاہدؒ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے:

''اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی کافر عورت کے سامنے اپنے اعضا کھولے''۔

لیکن احادیث صحیحہ میں ایسی روایات موجود ہیں، جن میں کافر عورتوں کا ازواج مطہرات کے پاس جانا ثابت ہے؛ اس لیے اس مسئلہ میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔

امام رازیؒ نے فرمایا کہ اصل یہ ہے کہ لفظ ''نسائھن'' میں سبھی مسلم و کافر عورتیں داخل ہیں اور سلف صالحین سے جو کافر عورتوں سے پردہ کرنے کی روایات منقول ہیں، وہ استحباب پر مبنی ہیں۔

مفتی بغداد علامہ آلوسیؒ نے روح المعانی میں اسی قول کو اختیار کرتے ہوئے فرمایا:

''یہی قول آج کل لوگوں کے مناسب حال ہے؛ کیوں کہ اس زمانہ میں تمام مسلمان عورتوں کا غیر مسلم عورتوں سے پردہ تقریباً ناممکن سا ہو گیا ہے''۔ (روح المعانی، من تفسیر سورۃ النور: ۹/۳۳۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

۱۰-عورت باندیوں کے سامنے بھی چہرہ اور ہتھیلیاں کھول سکتی ہے۔

۱۱-اسی حکم میں داخل ہیں، ایسے مغفل اور بدحواس قسم کے لوگ جن کو عورتوں سے کوئی رغبت و دلچسپی نہ ہو اور نہ ان کے اوصاف حسن اور حالات سے تعلق رکھتے ہوں، البتہ مخنث سے پردہ ضروری ہے؛ کیوں کہ یہ عورتوں کے اوصاف خاص سے تعلق رکھتے ہیں، اسی طرح نامرد، مجبوب یا بہت بوڑھا غیر محرم سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ ==

== ۱۲-اسی طرح ایسے نابالغ بچے جو ابھی بلوغ کے قریب بھی نہیں پہنچے اور عورتوں کے مخصوص حالات وصفات اور حرکات وسکنات سے بالکل بے خبر ہوں، ان سے پردہ ضروری نہیں ہے اور جو لڑکا ان امور سے دلچسپی لیتا ہو، وہ مراہق؛ یعنی قریب البلوغ ہے، اس سے پردہ واجب ہے۔

امام جصاصؒ نے فرمایا ہے:

''طفل سے مراد وہ بچے ہیں جو مخصوص معاملات کے لحاظ سے عورتوں اور مردوں میں کوئی امتیاز نہ کرتے ہوں''۔(احکام القرآن:۳/۴۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کن اعضا کا دیکھنا جائز ہے:

۱-شوہر بیوی کے سر سے پیر تک سارے اعضاء کو دیکھ سکتا ہے، اسی طرح بیوی شوہر کے سارے اعضاء کو دیکھ سکتی ہے، البتہ مخصوص عضو کو دیکھنا خلاف اولیٰ ہے۔(بدائع الصنائع:۶/۲۹۴۹)

۲-وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے، ان کے سر، بال، کان، سینہ، کلائی، پنڈلی اور پیر پر نگاہ پڑ جائے تو گناہ نہیں، چنانچہ باپ، دادا، پردادا وغیرہ محرم نے عورت کے سر، یا سر کے بال کو دیکھ لیا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(رد المحتار:۶/۳۷۰)

۳-اجنبی عورتوں کے بدن میں سے صرف چہرہ اور ہتھیلیوں کو دیکھنا جائز ہے، البتہ یہ حکم اس وقت ہے، جب کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو، اگر شہوت کا اندیشہ ہو تو جائز نہیں ہے؛ لیکن اس زمانہ میں مرکز فتنہ چہرہ ہی ہے؛ اس لیے نوجوان عورت کو چہرہ چھپانا ضروری ہے۔(رد المحتار:۶/۳۷۰)

۶-جس طرح مرد، مرد کو دیکھ سکتا ہے، اسی طرح عورت، عورت کو دیکھ سکتی ہے۔

۸-ہر وہ عضو جس کا جسم سے الگ ہونے سے پہلے دیکھنا جائز نہیں ہے، اس کا جسم سے الگ ہونے کے بعد بھی دیکھنا جائز نہیں ہے، اگرچہ وہ عضو مرنے کے بعد جسم سے الگ ہوا ہو۔(رد المحتار:۶/۳۷۱)

محرم کا عورتوں کو چھونا:

جو قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے درمیان نکاح حرام ہے، گھر میں رہنے کی وجہ سے، یا ضرورت کی وجہ سے کام کاج، یا مسافرت میں ایک دوسرے کی مدد کے دوران ایک دوسرے کے بدن سے مس (چھونا) ہوتا ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں ہے؛ اس لیے کہ یہ ضرورۃً اور شفقتاً ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنی ماں، یا بیٹی کی پیشانی، یا چہرے کا بوسہ لینے کا ثبوت متعدد احادیث میں آیا ہے اور یہ محبت وشفقت کی بنیاد پر ہے اور عادۃً اس میں کسی طرح کی نفسانی خواہش کا دخل نہیں ہوتا ہے۔(بدائع الصنائع:۶/۲۹۵۳)

البتہ ان کے پیٹ، پیٹھ یا ناف وگھٹنہ کے درمیان، جس طرح دیکھنا جائز نہیں ہے، ان کا مس بھی جائز نہیں ہے؛ اس لیے کہ اس میں حاجت وضرورت کا کوئی دخل نہیں ہے، البتہ یہ حصہ کھلا ہوا نہ ہو؛ بلکہ کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو تو ایسی عورتوں کو سواری پر سوار کرنے اور اتارنے میں بدن کے اس حصہ پر ہاتھ چلا جائے تو گناہ نہیں ہوگا۔(بدائع الصنائع:۶/۲۹۵۴)

اور یہی حکم عورتوں کے لیے بھی ہے کہ وہ اپنے محرم کے ناف اور گھٹنہ کے درمیان کے حصۂ بدن کو ضرورۃً کپڑے کے ساتھ چھو سکتی ہیں۔محرم چاہے خونی رشتہ کی بنیاد پر ہو یا رضاعت کی بنیاد پر، دونوں کا حکم یکساں ہے۔(بدائع الصنائع:۶/۲۹۵۴) ==

جس کی بیوی بدکار اور فاسق ہو، اس کی امامت کا حکم:

سوال: ہندہ ایک عورت نامعلوم الاسم والنسب ہے (جو تحقیق کرنے سے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ہندہ مفرورہ نامسلمان تھی)، اوّل وہ ایک رافضی کے (بسبب خواہشِ نفسی) ساتھ فرار ہوئی اور کچھ عرصہ تک اس کے پاس رہی، پھر دوسرے رافضی کے پاس اس اوّل مرد کو زندہ چھوڑ کر ساتھ رہی، نکاح غالباً دونوں میں سے کسی سے ہوا ہو جس کا علم نہیں، بعد مرنے دوسرے شخص کے کچھ دنوں آزاد بدچلن رہی، اب ایک لڑکی ہے جس کو اپنے بطن سے بتلاتی ہے، اورلڑکی کا نکاح ایک رافضی مرد سے کر دیا ہے؛ بلکہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ خود بھی اس رافضی داماد سے ناجائز تعلق رکھتی ہے؛ بلکہ اس رافضی داماد کی خوشی کی وجہ سے، یا کسی اور وجہ سے جس خاندان اہلِ سنت میں ہندہ نے نکاح کیا ہے، اس کی عورت کو بھی

== چھوٹی بچی:

چھوٹی بچی جب تک بالغ نہ ہو، اس کے لیے پردہ نہیں ہے، اسی طرح اس کے بدن کو چھونا بھی حرام نہیں ہے؛ اس لیے اس کو دیکھنا، یا اس کو گود میں لینا، رشتہ دار وغیر رشتہ دار سب کے لیے جائز ہے، جو بچیاں مراہقہ ؛یعنی قریب البلوغ ہو جائیں تو وہ پردہ کریں گی۔ (ردالمحتار:۳۶۴/۶)

بوڑھی عورتیں:

اجنبی بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں، جن کے اندر شہوت وفتنہ کا اندیشہ نہ ہو، ایک دوسرے کو دیکھ سکتی ہیں اور اگر سلام ومصافحہ کریں تو کرسکتی ہیں۔ (بدائع الصنائع:۲۹۵۹/۶)

عورتوں کے لیے شہرت والا لباس:

شہرت والے لباس کے بارے میں جو حکم مردوں کا ہے، وہی حکم عورتوں کا بھی ہے؛ بلکہ عورتوں کے لیے ہی زیادہ ضروری ہے کہ وہ ایسا لباس اختیار نہ کریں، جس سے لوگوں کے درمیان مشہور ہوں، چاہے ان کا لباس پوری طرح ساتر ہی کیوں نہ ہو، وہ اپنے دوپٹہ، چادر اور نقاب وغیرہ میں اس کا لحاظ کریں کہ اس کی بناوٹ یا اس کی نقاشی ایسی نہ ہو جو لوگوں کی نگاہوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہو، ایسا کپڑا پہن کر گھروں سے باہر نکلنا مکروہ ہے۔

امام آلوسیؒ اپنے دور کی عورتوں کے اس طرح کے لباس کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ابتداءً جو ممنوعہ زینتیں ہیں، ان میں ہمارے زمانے کی عورتوں کے اکثر استعمال کردہ کپڑے داخل ہیں، جو عورتیں اپنے کپڑوں کے اوپر گھر سے نکلنے پر پردہ کے لیے ڈالتی ہیں اور وہ مختلف رنگوں والے ریشم کے بنے ہوئے ڈھکنے والے کپڑے ہیں، جن میں سونے چاندی کے نقوش بھی ہوتے ہیں، جو آنکھوں کو خیرہ کردیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کے شوہروں کا اپنی عورتوں کو اس طرح نکلنے پر قدرت دینا، غیرت کی کمی کی وجہ سے ہے اور یہ فعل عام ہو رہا ہے، اس سے پرہیز ضروری ہے۔ (روح المعانی:۱۴۶/۱۸)

موجودہ دور میں عورتیں اکثر نقش ونگار والے کپڑے پہن کر مارکیٹ وغیرہ نکلتی ہیں، جس سے دکھاوا مقصود ہوتا ہے، ستر وپردہ نہیں، یہ مناسب نہیں ہے، بسا اوقات بعض دفعہ وہ ایسے کپڑے پہنتیں ہیں، جن سے قابل ستر اعضاء بھی ظاہر ہوتے ہیں، ایسا کپڑا پہننا درست نہیں ہے۔ (ماخوذ از کتاب ''لباس کے احکام ومسائل'' صفحہ:۷۳-۷۸، انیس)

اس سے ناجائز تعلق کرانا چاہتی ہے، جو واقعات سے ظاہر ہو چکا ہے اور اگر اس کے داماد کی نگرانی کی جاتی ہے تو کہتی ہے کہ میں شوہر کے ساتھ نہیں داماد رافضی کے ساتھ......رہوں گی اور اس کے لڑکے؛ یعنی نواسہ کو پرورش کرتی ہے اور متبنیٰ جانتی ہے، اب اہلِ سنت مرد سے نکاح کرلیا ہے؛ مگر شوہر واس کے رشتہ داروں سے رافضیوں کو ترجیح دیتی ہے، اب اس نکاح کی وجہ سے ہندہ اپنے کو اہلِ سنت کہتی ہے؛ بلکہ اس تحقیقِ مذہب کے خیال سے اس نے ایک بزرگ اہلِ سنت سے بیعت کرکے دھوکہ میں ڈال دیا ہے؛ مگر چونکہ اس کے شوہر کی رشتہ داری رافضیوں میں پہلے سے ہوتی رہی ہے اور بعض رشتہ دار اس کے شوہر کے مکائد اہلِ رفض سے خوب واقف ہیں، جب اس سے تحقیق نام و مذہب ونسب چاہتے ہیں تو وہ کہتی ہے کہ اگر میں رافضی ہوں تو پیشاب پیلاؤں گی اور نام ونسب وغیرہ نہیں بتلاتی؛ بلکہ بعض وقت تحقیقِ حالات میں شوہر کے رشتہ داران اہلِ سنت کو کافر بھی کہتی ہے تو ایسی عورت کو جو نام ونشان وغیرہ اپنے سابقہ حالات کچھ نہ بتلاتی ہو اور حالات بالا موجود ہوں، اس کو اہلِ سنت سمجھیں، یا کیا؟ اور اس سے مثل رافضیوں کے احتیاط کریں، یا نہیں؟

الجواب

جب ہندہ نے رافضی مردوں سے ناجائز تعلق رکھا اور اپنی بیٹی کو بھی رافضی سے بیاہا اور خود بھی داماد سے ناجائز تعلق رکھتی ہے، اس صورت میں بظاہر ہندہ پر رافضی ہونے کا شبہ ہے اور بدکار وفاسق ہونے میں تو شبہ بھی نہیں، اگر ہندہ کے شوہر کو یہ سب حالات معلوم ہیں اور وہ پھر بھی اس پر تنبیہ نہیں کرتا، نہ اس کو علاحدہ کرتا ہے تو وہ بھی فاسق ودیوث ہے، اہلِ سنت کو ایسے شخص کے گھر میں اپنی مستورات کو نہ بھیجنا چاہیے اور مستورات اہل سنت کو ہندہ سے پوری طرح احتراز کرنا چاہیے اور ہندہ کے شوہر کے پیچھے اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ (امداد الاحکام: ۲/۱۱۲-۱۱۳)

---

(۱) واعلم أن الرافضی عند علماء الجرح والتعدیل من سب الصحابة رضی الله عنهم ومن کان حبه مع أهل البیت أزید کان یسمونه شیعیا ولم یکن العرف عندهم کما شاع الآن،فإن الشیعی والرافضی عندنا واحد.(فیض الباری،فائدة:۲۱/۳،دار الکتب العلمیة بیروت،انیس)

وقال أصحابنا:تکره الصلاة خلف صاحب هوی وبدعة ولا تجوز خلف الرافضی والجهمی والقدری لأنهم یعتقدون أن الله لا یعلم الشیء قبل حدوثه وهو کفر .(عمدة القاری،باب إمامة المفتون والمبتدع: ۲۳۲/۵، دار إحیاء التراث العربی بیروت،انیس)

"الدیوث هو من لا یغار علٰی أهله وهو من یری فی أهله ما یسوئه ولا یغار علیه ولا یمنعها".(مجمع بحار الأنوار،حرف دیف،دائرة المعارف العثمانیة:۲۱۹/۲،انیس)

ویکره إمامة فاسق.(الدر المختار،کتاب الصلاة،باب الإمامة: ۵٦۰/۱،طبع ایچ ایم سعید،انیس)

اس شخص کی امامت کا حکم، جس کی بیوی اعزہ سے ملاقات کے لیے گھر سے باہر نکلتی ہو:

سوال: بکر ایک امام مسجد ہے اور ایک چھوٹے موضع کا رہنے والا ہے اور اکثر بکر کی زوجہ اپنے عزیز وا قارب سے بغرض ملاقات ایک چادر اوڑھ کر چلی آتی ہے اور عام طور سے کسی جگہ نہیں آتی جاتی، جیسا کہ عام زمینداران کی مستورات کھیت وغیرہ میں کھلے منہ روٹی وغیرہ لے کر جاتی ہیں اور دن میں بہت کم ادھر ادھر آتی جاتی ہے؛ بلکہ اکثر رات کو چلی جاتی ہے، بکر کی امامت کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

صورت مذکورہ میں بکر کی امامت درست ہے؛ لیکن یہ لازم ہے کہ بکر اپنی زوجہ کو تاکید کرے، جب اعزہ وا قارب سے ملنے جایا کرے تو چادر سے سارا بدن خوب چھپا کر جایا کرے۔(۱)

۵/ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ (امداد الاحکام: ۱۳۰/۲)

بدچلن عورت کے خاوند کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: ہندہ ایک عورت نامعلوم الاسم والنسب والمذہب ہے اور جس نے اس خاندان میں نکاح کیا ہے، اس کے خاندان اور مردوں کو بھی اپنے ساتھ اپنی خواہش سے زانی بنایا اور اس کے داماد سے بھی جو رافضی ہے، زنا کراتی ہے اور اس رافضی کی رضامندی کے واسطے اس خاندان کے دوسری عورتوں کو بھی خراب کرانا چاہتی ہے، جو واقعات سے ظاہر ہوتا ہے؛ بلکہ غیروں کے تعلق کو زیادہ پسند کرتی ہے اور اگر اس کی نگرانی کی جاوے تو نگرانی کرنے والوں کو متہم کرتی ہے، اب ہندہ کے شوہر کا باپ چاہتا ہے کہ ایسی عورت جو خود بدچلن اور مخرب عزت خاندان ہو، اس کے شوہر اور اس خاندان سے علیحدہ ہو جائے، چونکہ ہندہ بہت چالاک اور جادو وتعویذ وغیرہ لغویات کرنے والے لوگوں سے واقف ہے، اپنے شوہر کو ایسا مجبور کر دیا ہے کہ باوجود علم کے علاحدہ کرنا نہیں چاہتا، کیا ایسی عورت کو شرعاً علیحدہ کرنا جائز ہے؟ اور اگر ایسی عورت کو علیحدہ کرانا جائز ہے تو کیا تدبیر کی جاوے، کوئی دعا، یا اسم باری تعالیٰ، یا جو کچھ مناسب ہو، تعلیم فرمایا جاوے اور اس کے شوہر کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

نماز جائز نہیں اور اصلاح کی تدبیر یہ ہے کہ ساری برادری اس کا کھانا پینا، اس کے یہاں آنا جانا ترک کر دیں۔

۲۷/ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ (امداد الاحکام: ۱۱۳/۲)

---

(۱) قال الله تعالیٰ: ﴿وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الأولىٰ﴾ (سورة الأحزاب: ۳۳)

جس امام کی بیوی کا تعلق کسی غیر سے ہو، اس کی امامت:

سوال: ایک حافظ صاحب ایک محلّہ کی مسجد میں امامت کرتے تھے، اس محلّہ کا ایک لڑکا امام صاحب کے گھر آتا جاتا تھا، بتلایا گیا کہ امام صاحب کی بیوی سے اس لڑکے کا ناجائز تعلق ہے، اتفاق سے ایک روز وہ لڑکا پکڑا گیا، اس حالت میں کہ عورت مکان کے باہر صحن میں تھی اور لڑکا مکان کے اندر دروازہ بند کئے ہوئے تھا، اس پر کچھ تنبیہ کر کے چھوڑ دیا گیا، اس کے بعد امام صاحب نے مسجد سے امامت چھوڑ دی اور اپنے گھر رہے اور کوئی بات آج تک نہیں ہوئی، امام صاحب بذات خود نیک اور شریف ہیں، دوسرے محلّہ کے لوگ ان کو اپنی مسجد میں امام رکھنا چاہتے ہیں، آیا ان کو امام رکھنا ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

شخص مذکور کی امامت، جب کہ وہ نیک ہیں، شریف ہیں، قطعاً جائز ہے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۷/۶/۱۴۰۱ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۳۸/۶)

فاجرہ کے شوہر کی امامت:

سوال: ایک شخص کی بیوی دوسرے آدمی کے ساتھ چلی گئی اور کافی عرصہ اس کے پاس رہی، اس عرصہ میں اس عورت سے ایک بچہ اغوا کنندہ کا پیدا ہوا ہے، بعدہ اس کا خاوند عورت مذکورہ کو لایا اور اپنے گھر عورت مذکورہ کو آباد کیا، کیا اس عورت کا خاوند امام بن سکتا ہے، یا نہیں؟ نیز اس کا خاوند یہ بھی کہتا ہے کہ عورت تائب ہوگئی ہے، بالدلیل بیان فرمایا جائے؟

الجواب ــــــــــــــ حامدًا و مصلیًا

اگر عورت فاجرہ ہو اور شوہر اس کے فجور سے رضا مند نہ ہو؛ بلکہ اس کو منع کرتا ہو اور عورت باز نہ آتی ہو تو اس کا گناہ شوہر پر کچھ نہیں اور شوہر کے ذمہ ایسی عورت کو طلاق دینا واجب نہیں۔

له إمرأة فاسقة لاتنزجر بالزجر، لايجب تطليقها، كذا في القنية، آه. (الفتاویٰ الهندية: ۳۷۲/۵)(۲)

لايجب علٰى الزوج تطليق الفاجرة، آه، ولاعليها تسريح الفاجرة إلاإذاخافا أن لايقيما حدود اللّٰه فلا بأس أن يتفرقا، آه، مجتبٰى والفجوريعم الزنا وغيره وقد قال صلى اللّٰه عليه وسلم لمن زوجته لاترد يدَ لامسٍ، وقد قال: إني أحبها: "استمتع بها"، آه. (الدرالمختار: ۳۰۳/۵)(۳)

(۱) والأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة فقط صحةً وفساداً بشرط إجتنابه للفواحش الظاهرة، ثم الأحسن تلاوة وتجويداً للقراءة، ثم الأورع، ثم الأسن. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵۵۷/۱، سعيد)

(۲) الفتاوىٰ الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات: ۳۷۲/۵، رشيدية

(۳) الدر المختارمع ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ۴۲۷/۶، سعيد

اور پھر جب کہ زوجہ نے توبہ کر لی ہے تو شوہر کی امامت میں کوئی مضائقہ نہیں۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم، سہارنپور۔ الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ
الجواب صحیح: عبد اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۴/۱/۶۲ ۱۳ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۳۹/۶)

زانیہ کے شوہر کی امامت:

(الجمعیۃ، مورخہ ۱۴/فروری ۱۹۲۸ء)

سوال: ایک شخص کی عورت غیر مرد کے ساتھ کھلم کھلا زنا کراتی ہے، خاوند کو بھی اس کا علم ہے، ایسے شخص کو امام بنانا، یا مقرر کرنا کیسا ہے؟

الجواب

اگر یہ شخص اپنی عورت کو اس فعل شنیع سے منع کرتا ہو اور اس کو روکنے کی کوشش کرتا ہو؛ مگر وہ باز نہ آتی ہو تو یہ معذور ہے؛(۲) لیکن اگر منع نہ کرے اور نہ اس کو روکنے کی کوشش کرے تو یہ دیوث اور بے غیرت ہوگا اور اس کی امامت مکروہ ہے۔(۳)
محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی۔ (کفایت المفتی: ۱۲۷/۳)

دیوث کی امامت:

سوال: زید کی زوجہ کو بوجہ زنا کرانے کے حمل رہ کر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، ایسی عورت کو طلاق دینا چاہیے، یا نہ؟ زید کہتا ہے کہ چاہے اللہ تعالیٰ مجھے دوزخ میں ڈال دے، میں طلاق نہیں دوں گا۔ ایسے شخص کو دیوث کہنا جائز ہے، یا نہیں؟ اور دیوث کہنے والے پر کیا جرم ہے اور عورت برابر حرام کاری میں مبتلا ہے، اس شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے، یا نہ؟ اگر پیش امام اونچے مقام پر ہو اور مقتدی نیچی جگہ پر تو نماز صحیح ہوگی، یا نہ؟

(۱) عن عبد اللّٰه بن مسعود رضي اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "التائب من الذنب كمن لاذنب له". {رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الإيمان وقال: تفرد به النهراني وهو مجهول} وفي شرح السنة: روى عنه موقوفاً قال: الندم توبة، والتائب من الذنب كمن لاذنب له". (مشكوٰة المصابيح، كتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة: ۲۰٦/۱، قديمي) (الفصل الثالث، رقم الحديث: ۲۳٦۳، انيس)

(۲) عن أبي سعيد الخدري رضي اللّٰه عنه قال: سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: من رأى منكم منكرًا فليغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه و ذلك أضعف الإيمان. (الصحيح لمسلم، باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان (ح: ٤٩) انيس)

(۳) ويكره إمامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمٰى. (الدر المختار مع رد المحتار: ۵۵۹/۱-۵٦۰) (كتاب الصلاة، باب الإمامة، انيس)

الجواب

طلاق دینا ضروری اور واجب نہیں ہے۔ (کذا فی الدر المختار)(۱) ایسا کہنا نہ چاہیے، یہ کہنا حرام ہے۔ نہیں گنہ گار ہے اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے؛ لیکن اگر وہ اپنی زوجہ کے فعل سے راضی ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ (۲) زیادہ اونچا ہو تو مکروہ ہے، ورنہ درست ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۳۱۸)

گانے بجانے والی کے شوہر کی امامت:

سوال (۱) وہ حفاظ جو مختلف مساجد میں امامت کراتے ہوں اور ان کے مکانات مسکونہ کسی ایک مسجد سے بہت ملحق ہوں؛ مگر ان کی عورتیں ان کی موجودگی ہی میں اپنے ناچ گانے اور بے ہودہ نغمات سے نمازیوں کے خیالات منتشر کرتی ہوں، حالاں کہ مسلمان غیر مسلموں سے فوراً دست وگریبان ہو جاتے ہیں، اگر وہ کسی مسجد کے پاس سے باجا بجاتے ہوئے نکل جاتے ہیں۔

(۲) اگر ان کے ان شوہروں کو کہ وہ امام ہیں، روکنے کے لیے کہا جاتا ہے تو وہ حجت کرتے ہیں اور دین سے بے خبر لوگوں کی عورتوں کو اپنی عورتوں کے لیے مثال بناتے ہیں، لہٰذا:

(الف) ان کا یہ فعل دین میں کس قسم کا ہے؟

(ب) ان لوگوں کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟ اور ان کی سزا کیا ہے، نیز وہ عورتیں جن کے شوہر امام ہیں اور وہ یہ ہی اگر تقاریب میں اپنے اس بے ہودہ گانے کی آواز سے طوفانِ بدتمیزی اٹھائیں اور اسے جائز سمجھیں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اس قسم کے گھروں کا مسلمان اگر مقاطعہ کر دیں تو ان کا یہ فعل کیسا ہے؟ فقط والسلام

(احقر العباد بوعلی سنساری پوری، ۱۱/ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ)

---

(۱) ولذا زنت امرأة رجل لا تحرم عليه وجاز له وطؤها عقب الزنا. (ردالمحتار، فصل فى المحرمات: ۳/۳٤، دار الفكر بيروت، انيس)

وفى آخر حظر المجتبى: لا يجب على الزوج تطليق الفاجرة. (الدر المختار، فصل فى المحرمات: ۳/۵۰، انيس)

(۲) ويكره إمامة عبدو أعرابى وفاسق، إلخ، مختصراً۔ (الدر المختار، باب الإمامة: ۱/۵٦۰، طبع ايچ ايم سعيد، انيس)

(۳) وانفراد الإمام علىٰ الدكان للنهى وقدر الارتفاع بذراع، ولا بأس بما دونه. (الدر المختار)

قوله: (للنهى) وهو ما أخرجه الحاكم أنه صلى الله عليه وسلم نهى أن يقوم الإمام فوق ويبقى الناس خلفه. (ردالمحتار: ۱/٦٠٤، ظفير) ((كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب: إذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة أولىٰ) والحديث رواه الحاكم، ومن كتاب الإمامة وصلاة الجماعة، عن عبد الله بن مسعود، رقم الحديث: ٧٦١، انيس)

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

اگر وہ امام اپنی عورتوں کے روکنے پر قادر ہیں اور پھر نہیں روکتے تو وہ لوگ گنہ گار ہیں، ان کے ذمہ واجب ہے کہ عورتوں کو ناشائستہ اور ناجائز افعال سے منع کریں،(۱) اگر وہ روکنے پر قادر نہیں، یا روکتے ہیں؛ لیکن نہیں مانتے، پھر ان اماموں پر عورتوں کے ان افعال کا گنہ نہیں اور اس صورت میں ان کی امامت میں بھی اس سے نقصان نہیں آتا،(۲) البتہ اگر باوجود قدرت کے نہیں روکتے؛ بلکہ عورتوں کے افعال مذکورہ کو اچھا سمجھتے ہیں تو ان کی امامت منع ہے، بشرطیکہ دوسرا شخص امامت کے لائق ان سے بہتر موجود ہو،(۳) اگر مقاطعہ کرنے سے ان کی اصلاح کی توقع ہو تو مقاطعہ کرنا مناسب ہے۔(۴)

"(قوله: ولا يحل لمسلم) إلٰى آخرنية التصريح بحرمة الهجران فوق ثلاثة أيام، وهٰذا فيمن لم يجن علٰى الدين جناية، فأما من جنٰى عليه وعصٰى ربه، فجاء ت الرخصة فى عقوبته بالهجران كالثلاثة المتخلفين عن غزوة تبوك، فأمر الشارع بهجرانهم، فبقوا خمسين ليلة حتٰى نزلت توبتهم" إلخ. (۵) فقط و اللّٰه سبحانه تعالىٰ أعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۱/۴/۱۳۵۸ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ۔ صحیح: عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۱/۴/۱۳۵۸ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۲۴۵-۲۴۶)

---

(۱) عن أبى سعيد الخدرى -رضى اللّٰه عنه-: عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: "من رأى منكم منكراً فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، و ذلك أضعف الإيمان". {رواه مسلم}

"وعن العرس بن عميرة -رضى اللّٰه عنه-: عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم قال: "إذا عملت الخطيئة فى الأرض من شهدها فكرهها، كان كمن غاب عنها. ومن غاب عنها فرضيها، كان كمن شهدها". {رواه أبوداؤد} (مشكوٰة المصابيح، كتاب الآداب، باب الأمر بالمعروف: ۴۳۶/۲، قديمى)(الفصل الأول، رقم الحديث: ۵۱۳۷-۵۱۴۱، انيس)

(۲) قال اللّٰه تعالىٰ: ﴿ولا تزر وازرة وزر أخرىٰ﴾ (سورة الفاطر: ۱۸)

(۳) ويكره إمامة عبد وأعرابى وفاسق وأعمٰى ومبتدع لايكفر بها، وإن كفر بها فلايصح الاقتداء به أصلاً، وولد الزنا، هٰذا إن وجد غيرهم، وإلا فلا كراهةً". (التنوير مع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۵۵۹/۱-۵۶۲، سعيد)

(۴) وعن أبى أيوب الأنصارى رضى اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: "لايحل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال، فيلتقيان فيعرض هٰذا ويعرض هٰذا، وخيرهما الذى يبدأ بالسلام". (صحيح البخارى، كتاب الأدب، باب الهجرة: ۸۹۷/۲، قديمى)(رقم الحديث: ۶۰۷۷، انيس)

قال الملا على القارى تحت هٰذا الحديث: "قال الخطابى: رخص للمسلم أن يغضب علىٰ أخيه ثلاث ليال لقلته، و لايجوز فوقها، إلا إذا كان الهجران فى حق من حقوق اللّٰه تعالىٰ، فيجوز فوق ذلك... فإن هجرة أهل الأهواء والبدع واجبة علىٰ مر الأوقات ما لم يظهر منه التوبة والرجوع إلىٰ الحق". (مرقاة المفاتيح لملا على القارى، كتاب الأدب، باب ماينهٰى عنه من التهاجر والتقاطع واتباع العورات، الفصل الأول(رقم الحديث: ۵۰۲۷): ۷۵۸/۸، رشيدية)

(۵) عمدة القارى، كتاب الأدب، باب ماينهٰى من التحاسد، إلخ: ۱۳۷/۲۲، مطبعه خيرية، بيروت

اس شخص کی امامت، جس کی عورت آوارہ ہو:

سوال: زید امام مسجد ہے، ایک روز عمر نے دیکھا کہ زید کے گھر میں ایک اجنبی شخص گیا ہے، عمر نے زید سے کہہ دیا، زید نے مکان میں اس کو چھپا ہوا پایا، زید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دیا، زید کی زوجہ نے ایک اور مرتبہ کا اقرار کیا، مگر فعل ناجائز سے انکار کرتی ہے، زید اس کو طلاق دے، یا نہ دے؟ زید کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟ عمر بہت پشیمان ہے کہ پردہ فاش کرنے کی وجہ سے میں گنہگار رہوں گا، کیا حکم ہے؟

الجواب

طلاق دینا ضروری نہیں ہے، رکھنا اس عورت کا جائز ہے، (۱) اور زید کے پیچھے نماز درست ہے، (۲) اور عمر نے بھی اچھا کیا؛ کیوں کہ اب اس غیر شخص کو تنبیہ ہوگئی اور عورت بھی شاید ایسی حرکت پھر نہ کرے، اس سے توبہ کرالی جاوے۔ فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۱۴۰-۱۴۱)

جس کی بیوی کبھی کبھی جھانکا کرے، اس کی امامت:

سوال: زید پیش امام کی اہلیہ اپنے سکنائی مکان کے درجوں میں سے شاہراہ عام کی آمد ورفت کو اپنا منظر رکھتی ہے اور ممانعت پر امام مذکور کہتا ہے کہ کون سی عورت ہے جو تاشہ باجہ کے وقت دروازہ پر آ کر نہ دیکھتی ہو، ایسے امام کے پیچھے سب کی نماز درست ہے، یا نہیں؟ یا جن لوگوں نے بچشم خود واقعہ مذکورہ دیکھا ہے، ان کی نماز ناجائز، یا مکروہ ہوگی؟

الجواب

اس کے پیچھے سب کی نماز صحیح ہے؛ لیکن اس امام کو اس میں احتیاط کرنی چاہیے اور اپنی اہلیہ کو اس فعل منکر سے روکنا چاہیے، منع کرنے کے بعد اگر وہ نہ مانے تو گناہ اس پر ہے، شوہر بری الذمہ ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳/۱۶۶)

(۱) لایجب علی الزوج تطلیق الفاجرة ولاعلیها تسریح الفاجر. (الدر المختار علی هامش رد المحتار، فصل فی المحرمات: ۲/۴۰۲، ظفیر) (وکذا فی کتاب الحظر والإباحة: ۶/۴۲۷، دار الفکر بیروت، انیس)

(۲) جب زید کی مرضی کے خلاف اس کی بیوی نے یہ حرکت کی ہے تو زید کا اس میں کوئی جرم نہیں ہے، البتہ زید کا فرض ہے کہ وہ بیوی کو تنبیہ کرے اور ایسا انتظام کرے کہ اس کی بیوی کو نہ اس طرح کی حرکت پر جرأت ہو اور نہ اسے کوئی ایسا موقع مل سکے، زید کی طرف سے اس سلسلہ میں چشم پوشی ہوگی تو اسے دیوث کہا جائے گا اور اس کی امامت مکروہ ہوگی۔ واللہ اعلم (ظفیر)

(۳) اس لئے کہ عورتوں کا غیر محرم کو دیکھنا درست نہیں ہے اور شوہر بیوی کا نگراں ہے، ارشاد نبوی ہے:

"والرجل راعٍ علی أهل بیته وهو مسئول عن رعیته". (مشکوة، کتاب الإمارة، ص: ۳۳۰) والله أعلم (ظفیر)

(الفصل الأول، رقم الحدیث: ۳۶۸۵)، والحدیث رواه البخاری، عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم، باب کراهیة التطاول علی الرقیق، رقم الحدیث: ۲۵۵۴، انیس)

ایک ایسے شخص کی امامت، جس کی بیوی کے نام دوسرے کا خط نکلا:

سوال: زید وبکر دونوں بھائی ہیں، زید کی شادی ہوگئی ہے، دونوں بھائی پردیس میں ملازم ہیں، بوقت رخصت دونوں زید کی زوجہ کے مکان پر قیام کرتے ہیں، زید نے ایک کتاب میں ایک خط رکھا ہوا دیکھا، جو زید کی زوجہ کے نام ہے اور اس پر دستخط بکر کے نہیں ہیں، جب زید نے اپنی زوجہ سے دریافت کیا تو اس نے حلفیہ خط سے لاعلمی ظاہر کی تو اس صورت میں زید کی بیوی اور بھائی شرعاً مجرم ہیں، یا نہیں اور زید اگر امام ہو تو اس کے پیچھے نماز صحیح ہے، یا نہ؟

الجواب

اس صورت میں زید کی زوجہ اور بھائی پر کچھ جرم ثابت نہیں ہے اور زید کی امامت درست ہے اور اس کے پیچھے نماز صحیح ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۷۳/۳)

نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملانے والے کی امامت:

سوال: جو شخص نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملاتا ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجوب باسم ملهم الصواب

نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملانے والا فاسق ہے؛ اس لیے اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۹/ربیع الاول ۱۳۹۵ھ (احسن الفتاویٰ: ۲۹۹/۳)

اس کی امامت، جو جوان بیوہ لڑکی کو نکاح سے روکے:

سوال: ایک شخص کی جوان بیوہ لڑکی نکاح کرنا چاہتی ہے؛ مگر والد اس کا نہیں چاہتا، اس کے پیچھے نماز کیسی ہوگی؟

الجواب

نماز اس کے پیچھے صحیح ہے؛ لیکن باوجود اچھا موقع کفو میں ملنے کے اپنی دختر کا نکاح نہ کرنا بہت بُرا ہے، ایسا نہ کرنا چاہیے۔ (۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۳۳/۳)

---

(۱) ولا يحل النظر إلى بطنها وظهرها وإلى ما بين السرة والركبة منها ومسها لعموم قوله تبارك وتعالىٰ: ﴿قل للمؤمنين يغضوا من أبصارهم﴾ (النور: ٣٠) الآية إلا أنه سبحانه وتعالىٰ رخص النظر للمحارم إلى مواضع الزينة الظاهرة والباطنة بقوله عز شأنه: ﴿ولا يبدين زينتهن إلا لبعولتهن أو آبائهن﴾ (النور: ٣١) فبقي غض البصر عما وراءها ماموراً به وإذا لم يحل النظر فالمس أولىٰ لأنه أقوىٰ، الخ. (بدائع الصنائع، كتاب الاستحسان: ١٢١/٥، بيروت، انيس)

(۲) اس لئے کہ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ﴾ (النور: ٢٤، انیس) ایامیٰ میں بیوہ بھی داخل ہے۔ ظفیر

☆ جو مرد اپنی لڑکی کی شادی کرنے کو تیار نہ ہو، اس کی امامت کیسی ہے:

سوال: ایک شخص امام مسجد ہے اور اس کی لڑکی بالغہ جوان ہے، وہ اس کی شادی نہیں کرتا، کہتا ہے کہ میں ہرگز اس کی شادی نہ کروں گا، چاہے یہ کسی شخص کے ساتھ فرار ہو جائے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

مشکوٰۃ شریف میں ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من وُلد له من ولد فليحسن إسمه وأدبه وإذا بلغ فليزوجه فإن بلغ ولم يزوجه فأصاب إثماً فإنما إثمه علىٰ أبيه". (۱)

اور دوسری روایت میں عمر بن الخطاب اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تورات میں لکھا ہوا ہے کہ جس کی دختر بارہ سال کی ہوگئی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا، پس وہ گناہ کو پہنچی تو وہ گناہ اس کے باپ پر ہے''۔ (۲)

☆ جو شخص لڑکی کی شادی نہ کرے اور اس کے ناجائز بچے ہوں، اس کی امامت:

سوال: زید نے اپنی بالغہ لڑکی کو گھر میں بٹھا رکھا ہے، نکاح نہیں پڑھتا، لڑکی کے دو بچے زنا سے پیدا ہو چکے ہیں، زید کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

زید نے اگر بلا عذر ایسا کیا ہے تو وہ گنہگار ہے، (عن أبي سعيد وابن عباس قالا: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "من ولد له ولد فليحسن إسمه وأدبه فإذابلغ فليزوجه". {الحديث} (مشكوة، باب المولىٰ، ص: ۲۷۱، ظفير) (الفصل الثالث، رقم الحديث: ۳۱۳۸، انيس)) اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ (ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الإمامة: ۱/ ۵۲۳، ظفير)) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/۱۷۱)

(۱) مشكوٰة، كتاب النكاح، باب الولى فى النكاح: ۲۷۱، ظفير (شعب الإيمان للبيهقى، حقوق الأولاد والأهلين، رقم الحديث: ۸۲۹۹، انيس)

(۲) عن عمربن الخطاب وأنس بن مالك رضى اللّٰه عنهم عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال: "فى التوراة مكتوب: من بلغت إبنته إثنتى عشرة سنة ولم يزوجها فأصابت إثماً فإثم ذلك عليه". {رواهما البيهقى فى شعب الإيمان} (مشكوة، باب الولى فى النكاح، ص: ۲۷۱، ظفير) (الفصل الثالث، رقم الحديث: ۳۱۳۹/ شعب الإيمان، حقوق الأولاد والأهلين، رقم الحديث: ۸۳۰۳، انيس)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ لڑکی جب بالغہ ہو جاوے اور نکاح کا مناسب موقعہ ملے تو ضروری ہے کہ اس کے عقد میں دیر نہ کرے اور ایسا ارادہ رکھنا کہ ہرگز اس کا نکاح نہ کروں گا، بُرا ہے اور خلاف حکم خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے، چاہیے کہ اس ارادہ سے باز رہے اور نکاح اس کا کرے، خصوصاً امام مسجد کو زیادہ اتباع شریعت کا خیال چاہیے اور بُرے خیال سے توبہ کرنی چاہیے، نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۲۷-۲۲۸) ☆

اجنبیہ کے ساتھ میل جول رکھنے والے کی امامت:

سوال: ایک امام مسجد جو قرآن مجید صرف ناظرہ پڑھا ہوا ہے، دیگر مسائل سے بھی واقف نہیں ہے، ایک نامحرم عورت کو روزانہ سائیکل پر اسٹیشن سے چک تک لاتا ہے، جو تین میل کا فاصلہ ہے، کیا ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا، یا اسے مستقل امام رکھنا درست ہے؟

☆ جس کا لڑکا کالج اور لڑکی نارمل اسکول میں پڑھتی ہو، اس کی امامت کا حکم:

سوال: امام صاحب جن کا لڑکا کنز الدقائق وغیرہ پڑھتا ہے، نیز مقامی کالج میں ایف اے میں داخل ہے، خود پابند شریعت ہیں اور اولاد میں بھی اس کا اہتمام کرتے ہیں، نیز انہوں نے اپنی بچی کو گھر پر قرآن تجوید کے ساتھ اور کچھ مسائل کی کتابیں پڑھا کر مقامی زنانہ اسکول میں داخل کرا دیا ہے، اب کچھ لوگ ان کی امامت پر اعتراض کرتے ہیں، شریعت کے حکم سے آگاہ فرمادیں؟

الجواب

اگر کوئی مسلمان اپنے دینی فرائض وواجبات بجالا کر کوئی دنیوی علم حاصل کرتا ہے تو اس پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں؛ کیوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو عبرانی زبان اور دیگر علوم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی، اس وقت سے اس وقت تک علمانے دینی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم کو مستحسن سمجھا ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد اسحاق عفی عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان۔ الجواب صحیح: محمد علی خطیب سنہری مسجد، لاہور، ۱۶/۹/۱۳۷۴ھ۔

شخص مذکور کی امامت میں کوئی خلل نہیں؛ کیونکہ دین کو محفوظ رکھتے ہوئے دنیاوی تعلیم حاصل کرنا مضر نہیں اور اگر پردے وغیرہ کا معقول انتظام ہو تو لڑکی کو نارمل اسکول میں بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔

عبید اللہ انور، دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

الجواب صحیح: بندہ اصغر علی غفرلہ، معین مفتی خیر المدارس، ملتان، ۱۷/۹/۱۳۷۴ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد عبد اللہ غفرلہ، مفتی خیر المدارس، ملتان

ھٰذا کذلک وإنا مصدق بذلک

افقر الی اللہ محمد عبد اللہ درخواستی: مہتمم مدرسہ مخزن العلوم خانپور، ۱۹/۹/۱۳۷۴ھ۔

دنیوی تعلیم کا مستحسن ہونا تصحیح نیت پر موقوف ہے، علی الاطلاق مستحسن قرار دینا درست نہیں والباقی صحیح۔

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان (خیر الفتاویٰ:۲/۳۴۷)

الجواب

اجنبیہ عورت کے ساتھ اس قدر میل جول رکھنے والا شخص قابل امامت نہیں،(۱) اور قطع نظر ان تعلقات کے امام کے لئے نماز کے مسائل کا عالم ہونا بھی ضروری ہے، لہذا کسی متبع سنت عالم کو امام بنایا جائے۔فقط واللہ اعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس ملتان، غرہ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ۔

الجواب صحیح: بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ، صدر مفتی۔ (خیر الفتاویٰ: ۳۸۲/۲)

بے پردہ عورتوں کو پڑھانے والے کی امامت:

سوال: زید کہتا ہے کہ بے پردہ عورتوں کو بالغہ ہوں، یا قریب البلوغ، بینا ہوں، یا نابینا، نرسیں ہوں، یا لیڈی ڈاکٹر، یا ہوائی جہاز کی ہوسٹسیں، جلوت میں ہوں، یا خلوت میں، اسکول یا کالج کے کمروں میں ہوں، یا مسجد کے حجرہ میں، جماعت کی صورت میں ہوں، یا گھر کے اندر اکیلی، نامحرم مرد عالم ہو، یا مفتی، پیر ہو، یا مرید، جوان ہو، یا بوڑھا، بینا ہو نابینا، نہیں پڑھا سکتا، جب کہ بکر اس کی اجازت دیتا ہے۔

بکر کا استدلال یہ ہے کہ جب تک ان بے پردہ عورتوں کو احکام شرعیہ سے واقف نہیں کرایا جائے گا، اس وقت تک ان کا پردہ کرنا ممکن نہیں اور اگر ان کو نظر انداز کر کے دینی تعلیم سے صرف اس لیے بے بہرہ رکھا جائے کہ یہ بے پردہ ہیں تو یہ صحیح نہیں، مزید یہ کہ نرسیں، لیڈی ڈاکٹر، ائیر ہوسٹیس وغیرہ جو اکثر پردہ نہیں کرتیں، اس پردہ والی شرط سے دینی تعلیم سے محروم رہ جائیں گی، جب کہ عملاً اس کا تجربہ کیا گیا کہ ایسی عورتوں کو دینی تعلیم دی گئی تو انہی بے پردہ عورتوں میں سے بعض تہجد گزار بن گئیں۔

زید کا استدلال یہ ہے کہ شرعی حدود کو کسی بھی خود پیدا کردہ مجبوری کی وجہ سے نہیں توڑا جا سکتا، بے پردگی ایک خود پیدا کردہ اضطرار ہے، شرعاً ایسے اضطرار کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اگر اس طرح عوام خود ایسے افعال کے مرتکب ہوں، جن سے ان کی مشکلات میں اضافہ ہوتا جائے، آئندہ چل کر ہر ایسی مجبوری کو اضطرار کا نام دیتے جائیں اور شرعی حدود وسدود کو توڑتے جائیں تو حدود شرعی باقی نہیں رہے گا، حالاں کہ پردہ کی غرض وغایت صنفی اختلاط کا ختم کرنا ہے، اگر یہ اختلاط برقرار رہا تو پردہ کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا، جب کہ اختلاط مرد وزن اسی لیے جائز نہیں رکھا کہ اس سے ہر دو صنف کے سفلی جذبات کو ہوا ملتی ہے، اگر اختلاط اس لیے ناگزیر ہے کہ بصورت عدم اختلاط دینی تعلیم سے محرومی واقع ہوتی ہے، تو پھر دنیوی مخلوط تعلیم میں کوئی قباحت نہیں رہتی؛ کیوں کہ بعض لوگ مرد وزن کا اختلاط دنیوی تعلیم کے لیے

(۱) الخلوة بالأجنبية حرام. (الأشباه والنظائر، كتاب الحظر والإباحة: ۲٤٧، دار الكتب العلمية بيروت، انيس)

ضروری سمجھتے ہیں اور آپ دینی تعلیم کے لیے، حدود شرعیہ کے توڑنے میں دونوں برابر کے شریک ہیں، اگر چہ اغراض مختلف ہیں، جہاں بے پردہ عوتوں میں احکام شرعیہ کی واقفیت کے بعد چند عورتیں تہجد گزار بن گئی ہیں، وہاں بڑی عمر کے اساتذہ اور کم سن بچیوں سے زنا کے ارتکاب تک کی بھی نوبت پہنچی ہے، چند عورتوں کے تہجد گزار بن جانے کے بعد ثواب کے مقابلہ میں ایک زنا ہوجانے کا نہایت سنگین اور نا قابل معافی جرم ہے، نیز خیر القرون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے پردہ کرنے کے لیے فرمایا تھا، آج چودھویں صدی کے معاشرہ میں پردہ کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

اگر زید کا استدلال درست ہے تو مزید وضاحت طلب امر یہ ہے کہ بے پردہ عورتوں کو پڑھانے والے آدمی کو امام مسجد وخطیب بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

الجوب ــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

زید کا خیال واستدلال صحیح ہے، عورتوں کی دینی تعلیم عورتوں کی وساطت، یا پس پردہ ہوسکتی ہے، (۱) علاوہ ازیں اردو میں مستند دینی کتابوں کے مطالعہ سے یہ ضرورت پوری ہوسکتی ہے، بے پردہ عورتوں کو بالمشافہہ پڑھانے والا فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اس کو امام وخطیب بنانا جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۵/شعبان ۱۴۰۰ھ (احسن الفتاویٰ: ۳/۳۱۹-۳۲۰)

فاحشہ بیوی کو بسائے رکھنے، فاحشہ کو طلاق بالمال دینے، بغرض لالچ گاؤں میں عید شروع کرنے، عدالتی طلاق پر نکاح پڑھانے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ!

(۱) ایک شخص جس کی عورت نہایت بدکار اور فاحشہ ہو، خاوند کو باوجود پورا علم ہونے کے اس کو گھر میں رکھتا ہے؛ لیکن عورت بدفعلی سے باز نہ آئے اور خاوند بھی اسے طلاق نہ دے تو کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے۔

(۲) ایک فاحشہ عورت جو بالکل آوارہ ہو؛ یعنی خاوند کے قبضہ میں نہ رہے اور خاوند کو خاوند ہی نہ سمجھے اور اسے

---

(۱) ﴿وقرن في بيوتكن و لاتبرجن تبرج الجاهلية الأولى﴾ (الأحزاب: ۳۳)

عن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم: "ليس للنساء نصيب في الخروج إلا مضطرة، يعني: ليس لها خادم إلا في العيدين الأضحى والفطر، وليس لهم نصيب في الطرق إلا الحواشي. (المعجم الكبير للطبراني، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، رقم الحديث: ۱۳۸۷۱: ۱۳/۱۷۲، انيس)

طلاق دینے پر مجبور کردے، خاوند اس عورت کے رشتہ دار سے طلاق دینے کے عوض کچھ رقم لے کر طلاق دیدیتا ہے تو کیا ایسے شخص کو امام بنایا جاسکتا ہے۔

(۳) کسی گاؤں میں بروے مسئلہ شریعت نماز عید نہیں ہوسکتی، ایک شخص جو اس وقت امام مقرر نہ ہوتو وہاں نہ خود نماز عید پڑھتا ہوا اور دوسروں کو بھی منع کرے، بعد ازاں وہی شخص امام مقرر ہوجاتا ہے اور پھر خود بھی وہیں نماز عید پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے بغرض لالچ جائز قرار دے تو کیا اس کو امام بنایا جاسکتا ہے۔

(۴) ایک عورت جس کا نکاح الف کے ساتھ ہے؛ لیکن بروئے فیصلہ عدالت (سرکاری) عورت طلاق حاصل کرتی ہے، چند آدمی مل کر اس کا نکاح ج کے ساتھ کردیتے ہیں، جب کہ بدفعلی کی وجہ سے عورت حاملہ ہوگئی ہوتو کیا ایسا نکاح پڑھانے والے اور دیگر شریک ہونے والوں کے نکاح میں کوئی خلل آتا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اگر یہ شخص اپنی بیوی کو بدکاری سے روکتا ہے اور وہ نہیں رکتی تو اس کو طلاق دے دینا مستحب ہے، اس کے ذمہ طلاق دینا واجب نہیں ہے، اگر طلاق نہ دے، تب بھی اس کے پیچھے نماز جائز ہے؛ کیوں کہ یہ شخص تارک مستحب ہے، نہ تارک واجب۔

كما قال في البحر: ۲۳۷/۳: وفي غاية البيان: يستحب طلاقها إذا كانت سليطة مؤذية أو تاركة للصلاة لاتقيم حدود الله تعالىٰ، آه، وهويفيد جواز معاشرة من لا تصلي ولا إثم عليه بل عليها ولذا قالوا في الفتاوىٰ: له أن يضربها علىٰ ترك الصلاة ولم يقولوا عليه مع أن في ضربها علىٰ تركها روايتين ذكرهما قاضي خان. (۱)

ہاں ایسے شخص کو مستقل امام نہ رکھا جائے تو بہتر ہے، اگر کوئی دوسرا امام میسر ہوسکتا ہے۔

(۲) ایسی عورت سے کچھ رقم عوض طلاق لے لینی شرعا جائز ہے۔

قال في الدر المختار: (وكره) تحريمًا (أخذ شئ) ويلحق به الابراء عمالها عليه. (۲)

(۳) معمولی گاؤں میں عید کی نماز پڑھنی جائز نہیں ہے، باقی اس امام کی نیت پر ہم حملہ آور نہیں ہوسکتے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ گاؤں میں عید کی نماز پڑھاتا ہے، اس کی امامت میں کوئی فساد آتا ہے۔

---

(۱) البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الطلاق: ۲۵۵/۳، دار الكتاب الإسلامي بيروت، انيس

(۲) (إن نشز وان نشزت لا) ولو منه نشوز أيضا وبأكثر مما أعطاها على الأوجه فتح وصحح الشمني كراهة الزيادة وتعبير الملتقى لابأس به يفيد أنها تنزيهية وبه يحصل التوفيق. (الدر المختار على صدر ردالمحتار: ۴۴۵/۳، دار الفكر)

(۴) اگر عورت کی تنسیخ نکاح (طلاق) کا فیصلہ عدالت کرچکی ہے وہ شریعت کے مطابق ہو اور اس فیصلہ کے بعد عدت گزار لینے کے بعد یہ عورت زنا سے حاملہ ہوگئی ہے تو اس کا نکاح شرعاً دوسرے شخص کے ساتھ ہوسکتا ہے؛ لیکن یہ شخص اگر وہی زانی نہیں ہے تو اس کے لیے وضع حمل سے قبل اس کے ساتھ صحبت کرنی ناجائز ہے، ویسے نکاح صحیح ہوا ہے، جو لوگ اس نکاح میں شریک ہوئے ہیں، ان پر کوئی گناہ وغیرہ نہیں ہے اور اگر عدالتی فیصلہ شریعت کے مطابق نہ ہو تو اس کا نکاح دوسری جگہ صحیح نہیں ہے اور جو لوگ باوجود علم رکھنے کے اس نکاح میں شریک ہوئے ہیں، وہ گناہ گار ہیں، ان کو توبہ کرنی ضروری ہے، خود ان کے نکاحوں میں پھر بھی کوئی خلل نہیں آیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبداللطیف غفرلہ۔ الجواب صحیح: محمود عفا اللہ عنہ، ۲۵؍شوال ۱۳۸۵ھ۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۲؍۱۶۲-۱۶۳) ☆

ایسے شخص کی امامت کا حکم، جس کی بیوی سے اس کے داماد کے ناجائز تعلقات کا شبہ ہو:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ!

ایک امام صاحب کی بیوی سے اس کے داماد کے ناجائز تعلقات کا شبہ ہے اور اس بناپر اس کو اس کے گھر آنے جانے سے روک دیا گیا؛ لیکن اس کے باوجود وہ اس کے گھر آتا رہا تو مقتدیوں نے اس بناپر اس کو امامت سے ہٹادیا تو وہ کہتا ہے کہ میں نے بیوی کو طلاق دی، مجھے دوبارہ رکھ لو، حالاں کہ بیوی اس کے گھر میں موجود ہے؟

الجواب

کسی نیک دیندار عالم کو امام مقرر کریں، ایسے شخص کو امام نہ مقرر کریں، جس کی دیانت اور تقوی پر عام نمازیوں کو اعتماد نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ محمد انور شاہ غفرلہ، یکم محرم ۱۳۹۷ھ۔ (فتاویٰ مفتی محمود: ۲؍۱۵۷)

☆ ایسے شخص کی امامت، جس کی بیوی کچھ دنوں اجنبی کے پاس رہی ہو:

سوال: ایک امام ہے، اس کی بیوی اپنے باپ کے یہاں گئی تھی، باپ کے گھر سے کسی دوسرے آدمی کے ساتھ چلی گئی، دو ماہ تک اس اجنبی آدمی کے پاس رہی، اب وہ عورت مذکور اپنے باپ کی کوشش سے امام صاحب کے یہاں واپس آگئی، اب جناب کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ اس امام صاحب کے پیچھے قوم کی نماز درست ہے، یا نہیں؟

(المستفتی: ۱۹۸۸، مولوی محمد سعید صاحب (ضلع روہتک) یکم رمضان ۱۳۵۶ھ ۶؍نومبر ۱۹۳۷ء)

الجواب

ہاں امام کی اس میں خطا نہیں اس کی امامت ناجائز نہیں ہوئی۔

﴿ولا تزر وازرة وزر أخریٰ﴾ {الآیة} (سورۃ الفاطر: ۱۸)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی: ۳؍۱۰۴)

جس کی بیوی غیر مسلم کے تہوار میں شریک ہوتی ہو، اس کی امامت:

سوال: زید ایک مسجد کا امام ہے، پنج وقتہ نماز جا کر پڑھایا کرتا ہے؛ لیکن اس کی زوجہ ہندؤوں کا تہوار، چھٹ جس میں پھل پھلیری، ٹھیکوا وغیرہ، سوپ میں رکھ کر صبح وشام بوقت طلوع وغروب آفتاب دریا کے کنارے ہاتھ اٹھا کر آفتاب کی نذر کر کے واپس لاتی ہیں اور کھاتی ہیں، زید کی بیوی خود تو نہیں؛ بلکہ یہ تمام رسومات کے طریقے بذریعہ ایک ہندونی عورت سے کراتی ہے تو ایسی حالت میں زید جو کہ اس عورت کے شوہر ہیں، پنج وقتہ امامت کرتے ہیں تو ان کے پیچھے نماز جائز ہوگی، یا نہیں؟ اور زید کا نکاح باقی رہا، یا فسخ ہو گیا؟ اور زید کی واقفیت وعدم واقفیت میں کیا ارشاد ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

صورت مسئولہ میں زید کی بیوی کے متعلق، جو باتیں لکھی گئیں ہیں، وہ سخت معصیت اور گناہ ہیں۔ زید کا فریضہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو غیر اسلامی افعال سے روکے، اگر زید ان کو ان افعال سے نہ روکے، یا اس کے منع کرنے سے عورت باز نہ آئے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ زید کو امامت سے علاحدہ کر دیں اور اس کے پیچھے اس وقت تک نماز نہ پڑھیں، جب تک کہ اس کی بیوی غیر اسلامی افعال سے توبہ نہ کر لے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی، ۲۲/۱/۱۳۷۵ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۱۶۵-۱۶۶)

☆ ☆ ☆

---

(۱) **لقوله عليه الصلاة والسلام: " ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالإمام الذي على الناس راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على أهل بيته". (مشكوة المصابيح، كتاب الإمارة والقضاء: ۲/ ۳۲۰)**

دراصل بیوی کے کسی بُرے عمل سے شوہر فاسق نہیں ہوگا کہ اصول ہے: ﴿أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ **(النجم: ۳۸)**

اور البتہ اگر وہ اس بُرے عمل سے راضی ہے تو بُرائی پر راضی ہونے کی وجہ سے وہ گنہگار ہوگا۔ اور اگر باوجود استطاعت کے وہ زوجہ کو اس بُرائی سے نہ روکے تو نہی عن المنکر سے گریز کی وجہ سے اس پر ذمہ داری آئے گی۔ **"من رأى منكم منكرًا فليغيره بيده فمن لم يستطع فبلسانه" (الصحيح لمسلم، رقم الحديث: ۴۹)**

پس اگر امام جو قوم میں مقتدیٰ اور پیشوا ہے اور جس کا عمل قوم کے لئے نمونہ ہے اگر وہ ان بُرے اعمال پر راضی ہے، یا باوجود استطاعت نہیں روکتا، تب تو اسے منصب امامت سے علیحدہ کیا جانا ہی چاہئے، اگر منع کرتا ہے، پھر اس کی بیوی ان اعمال سے تائب نہیں ہوتی تو ایسی صورت میں بھی معاشرہ میں بُری مثال قائم ہوگی؛ اس لئے اس شخص کی امامت سے اجتناب کیا جانا چاہئے۔ **[مجاهد]**

ناجائز کھیل کھیلنے والے کی امامت

شطرنج کھیلنے والے کی امامت:

سوال: ایک شخص فارغ التحصیل ہوکر دین کی تعلیم دیتا ہے اور تعلیم بھی احادیث وغیرہ کی؛ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ تفریح طبع کے لیے شطرنج بھی کھیلتا ہے اور اسے کئی مرتبہ فعل سے روکا بھی گیا ہے۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے؟

الجواب

شطرنج کھیلنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قال فی الدر: "(و) کره تحريمًا (اللعب بالنرد و) كذا الشطرنج. (قوله: والشطرنج) (إلىٰ قوله) فهو حرام وكبيرة". (الدرالمختار مع ردالمحتار: ٥/٢٦١)(٢)

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ شطرنج کھیلنا موجب فسق ہے؛ لیکن امام ابویوسفؒ سے ایک روایت میں اباحت بھی ثابت ہے اور امام شافعیؒ نے بھی مباح فرمایا ہے اور یہ اختلاف اس وقت ہے، جب کہ اس پر قمار نہ ہو؛ یعنی شرط وغیرہ نہ باندھی جائے اور اس کے شغل میں واجبات (صلوٰۃ وجماعت) میں خلل نہ پڑتا ہو اور دوام بھی نہ کرتا ہو، ورنہ حرام بالاجماع۔

(۱) قال يحيىٰ: سمعت مالكاً يقول: لاخير فی الشطرنج وكرهها وسمعته يكره اللعب بها ولغيرها من الباطل. يتلو هٰذه الآية: ﴿فماذا بعد الحق إلا الضلال﴾. (مؤطا الإمام مالک، كتاب الجامع، باب ماجاء فی النرد، رقم الحديث: ٣٥٢١: ٥/١٣٩٦، دولة الإمارات العربية، بتحقيق محمد مصطفىٰ الأعظمی، انيس)

عن الحكم فی الشطرنج قال: كانوا ينزلون الناظر إليها كالناظر إلىٰ لحم الخنزير والذی يقلبها كالذی يقلب لحم الخنزير. (كتاب الأدب، فی اللعب فی الشطرنج، رقم الحديث: ٢٦٦٨٤: ١٣/٣٥١، انيس)

عن أبی جعفر: أنه كره اللعب بالشطرنج، (كتاب الأدب، فی اللعب فی الشطرنج، رقم الحديث: ٢٦٦٨٣: ١٣/٣٥١، انيس)

عن الميسرة النهدی قال: مرعلی قوم يلعبون بالشطرنج، فقال: ماهٰذه التماثيل التی أنتم لها عاكفون؟ (كتاب الأدب، فی اللعب فی الشطرنج، رقم الحديث: ٢٦٦٨٢: ١٣/٣٥١. مؤسسة علوم القرآن، انيس)

(٢) كتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغيره، فصل فی البيع، انيس

"کما قال فی الدر: وهذا إذا لم يقامر ولم يداوم ولم يخل بواجب وإلا فحرام بالإجماع، قال فی الشرح: وبدون هذه المعانی لا تسقط عدالته للإختلاف فی حرمته، عبدالبر عن أدب القاضی". (الدر المختار مع ردالمحتار: ۲٦١/٥)(۱)

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر شطرنج کھیلنے والا دوام کرتا ہو، یا اس میں منہمک ہوکر واجبات میں خلل ڈالتا ہے، یا اس پر شرط باندھی جاتی ہوتو فاسق ہونے کی وجہ سے اس کو امام بنانا مکروہ ہوگا اور اگر مفاسد سے خالی ہوکر کھیلتا ہے تو اس کی عدالت ساقط نہ ہوگی اور اس کے پیچھے نماز بھی مکروہ نہ ہوگی؛ لیکن اولیٰ ہر حال میں یہی ہے کہ امام ایسے کام سے جس کو عرف میں قبیح سمجھا جاتا ہے، پرہیز کرے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبداللہ غفرلہ، خادم الافتاء خیر المدارس ملتان۔ الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ، ۱۳۷۷/۱/۲۱ھ۔ (خیر الفتاویٰ: ۳٦۱/۲)

شطرنج کھیلنے والے کی امامت:

سوال: شطرنج کھیلنا کیسا ہے؟ اور شطرنج کھیلنے والے کی امامت جائز اور درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

شطرنج کے ساتھ کھیلنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے، (۲) پس عادت کرنے والا اس کا لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۰۲/۳)

(۱) كتاب الحظر والإباحة، باب الإستبراء وغيره، فصل فی البيع، انيس

(۲) قال يحيٰى: سمعت مالكاً يقول: لاخير فی الشطرنج وكرهها وسمعته يكره اللعب بها ولغيرها من الباطل. يتلو هٰذه الآية: ﴿فماذا بعد الحق إلا الضلال﴾. (مؤطا الإمام مالك، كتاب الجامع، باب ماجاء فی النرد، رقم الحديث: ١٣٩٦/٥: ٣٥٢١، دولة الإمارات العربية، بتحقيق محمد مصطفٰى الأعظمی، انيس)

عن الحكم فی الشطرنج قال: كانوا ينزلون الناظر إليها كالناظر إلٰى لحم الخنزير والذی يقلبها كالذی يقلب لحم الخنزير. (كتاب الأدب، فی اللعب فی الشطرنج، رقم الحديث: ٢٦٦٨٤: ٣٥١/١٣، انيس)

عن أبی جعفر: أنه كره اللعب بالشطرنج، (كتاب الأدب، فی اللعب فی الشطرنج، رقم الحديث: ٢٦٦٨٣: ٣٥١/١٣، انيس)

عن الميسرة النهدی قال: مرعلی قوم يلعبون بالشطرنج، فقال: ماهٰذه التماثيل التی أنتم لها عاكفون؟ (كتاب الأدب، فی اللعب فی الشطرنج، رقم الحديث: ٢٦٦٨٢: ٣٥١/١٣. مؤسسة علوم القرآن، انيس)

ويكره تحريماً اللعب بالنرد وكذا الشطرنج. (الدر المختار علٰى هامش ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة: ٣٤٧/٥)

ويكره إمامة عبد إلخ وفاسق. (الدر المختار، ظفير) (باب الإمامة، انيس)

==

تاش کھیلنے والے کی امامت جائز ہے، یا نہیں:

سوال: اگر امام مسجد تاش کھیلنے والوں کے پاس بیٹھا رہے، یا طریقہ کھیلنے کا بتلاتا رہے تو کیا حکم ہے اور امامت اس کی کیسی ہے؟

الجواب

درمختار میں ہے:

وكره تحريماً اللعب بالنرد وكذا الشطرنج،إلخ. (۱)

پس جبکہ شطرنج سے کھیلنا حرام ہوا تو اس کی تعلیم دینا اور بتلانا ظاہر ہے کہ حرام ہے اور کھیلنے والوں کے پاس بیٹھنا اور دیکھنا بھی حرام ہے، پس امامت اس کی مکروہ ہے۔ (۲) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۲۳۹)

تاش کھیلنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص بغیر بازی (بغیر ہار جیت) کے تاش کھیلتا ہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے؛ کیوں کہ بغیر بازی کے تاش کھیلنا بھی ممنوع اور مکروہ ہے، ایسے لہو ولعب سے مسلمانوں کو احتراز لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عزیز الرحمٰن، مفتی مدرسہ دیوبند (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۳۳۳)

== ☆ شطرنج کھیلنے والے کی امامت:

سوال: جو حافظ شطرنج کھیلے کہ نماز بھی قضا ہو جاوے، اس کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

اس کی امامت مکروہ ہے۔ (ويكره إمامة عبد،إلخ،وفاسق. (الدر المختار على هامش رد المحتار،باب الإمامة: ۱/ ۵۲۳) اس وجہ سے کہ شطرنج کھیلنا مکروہ تحریمی ہے: وكره تحريماً اللعب بالنرد وكذا الشطرنج. (الدر المختار على هامش رد المحتار،كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع : ٥/ ٣٤٧، ظفير) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۵۵)

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار،كتاب الحظر والإباحة،فصل في البيع: ۵/ ۳۴۷،ظفير

(۲) ويكره إمامة عبد،إلخ وفاسق. (الدر المختار)

بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه: أي الفاسق كراهة تحريم. (رد المحتار،باب الإمامة: ۱/ ۵۲۳،ظفير)(مطلب في تكرار الجماعة في المسجد،انيس)

(۳) وكره تحريمًا اللعب بالنرد وكذا الشطرنج، وأباحه الشافعي رحمه الله وأبويوسف رحمه الله في رواية، وهذا إذا لم يقامر ولم يداوم ولم يخل لواجب وإلافحرام بالإجماع،ا ه. (الدر المختار)

کبوتر باز کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسے شخص کی نسبت کہ امامت کرتا ہے اور کبوتر بازی کرتا ہے؟

الجواب

کبوتر پالنے درست ہیں،(۱) مگر اڑانا اور بازی کرنا منع ہے، ایسے آدمی کی امامت مکروہ ہے اور نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے۔(۲)

(مجموعہ کلاں، ص:۲۳۳-۲۳۴) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۵۹-۱۶۰)

شطرنج باز لحیہ تراش حقہ نوش کی امامت کا حکم:

سوال (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کسی مسجد کی امامت سے مستعفی ہوتے ہوئے اس کے پاس اتنا گزارہ کا کفیل ہے کہ کسی قسم کا محتاج نہیں اور پھر زید لا ولد بھی ہے، تقریبا اس کی چھ ایکڑ زمین بھی ہے، کیا اسے مسجد

== تاش کی حالت شطرنج جیسی ہے۔دلیلہ قال فی الدر المختار: وکرہ کل لھو لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام: "کل لھو المسلم حرام إلا ثلاثۃ ملاعبتہ أھلہ وتأدیبہ لفرسہ ومناصلتہ بقوسہ" وقال فی رد المحتار: کل لعب عبث فالثلاثۃ بمعنٰی واحد، کما فی شرح التأویلات والإطلاق شامل لنفس الفعل.(۳۴۷/۵)(کتاب الحظر والإباحۃ، باب الإستبراء وغیرہ، فصل فی البیع، انیس)

(۱) عن أنس بن مالک قال: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم أحسن الناس خلقا وکان لی أخ یقال لہ: أبو عمیر، قال: أحسبہ قال: کان فطینا، قال: فکان إذا جاء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فراٰہ قال: أبا عمیر ما فعل النغیر، قال: فکان یلعب بہ.(صحیح لمسلم، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ (ح: ۲۱۵۰)/صحیح البخاری، باب الکنیۃ للصبی (ح:۶۲۰۳) انیس)

قال: وإنہ لا بأس أن یعطی الصبی الطیر لیلعب بہ من غیر أن یعذبہ.(مرقاۃ المفاتیح، باب المزاح:۳۰۶۲/۷، دار الفکر بیروت، انیس)

مذکورہ حدیث اور ملا علی قاریؒ کی تشریح سے معلوم ہوتا ہے کہ پرندوں کا پالنا مباح اور درست ہے، کبوتر بھی اس میں شامل ہے۔انیس

(۲) عن أبی ھریرۃ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رأی رجلاً یتبع حمامۃ فقال: شیطان یتبع شیطانۃ.(سنن أبی داؤد، باب فی اللعب بالحمام (ح: ۴۹۴۰) انیس)

قال التوربشتی: وإنما سماہ شیطانا لمباعدتہ عن الحق واشتغالہ بما لا یعنیہ وسماھا شیطانۃ لأنھا أورثتہ الغفلۃ عن ذکر اللّٰہ والشغل عن الأمر الذی کان بصددہ فی دینہ ودنیاہ، قال النووی: اتخاذ الحمام للفرخ والبیض أو الأنس أو حمل الکتب جائز بلاکراھۃ وأما اللعب بھا للتطیر فالصحیح أنہ مکروہ فإن ضم إلیہ قمار ونحوہ ردت شھادتہ.(مرقاۃ المفاتیح، باب التصاویر:۲۸۵۶/۷، دار الفکر بیروت، انیس)

کے فنڈ سے غبن کرنے کی اجازت ہے اور اگر مسجد کے نام کچھ رقبہ بھی ہو تو اس میں سے بھی غبن کر سکتا ہے، کتاب وسنت سے بیان کریں؟

(۲) بالغ غیر بالغ مسجد میں تعلیم دین حاصل کر سکتے ہیں، حالاں کہ ان کو طہارت غیر طہارت کا امتیاز نہ ہو؟

(۳) شطرنج باز، حقہ نوش، لحیہ تراش بغیر اجازت امام خطابت سرانجام دے سکتا ہے، یا نہیں؟

(۴) بدعتی اور مردہ شو کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) امام مذکور غبن بمعنی خیانت کا تو کسی طرح مجاز نہیں ہے، (۱) البتہ مسجد کی کمیٹی ہو تو اس کمیٹی کی رائے اور مشورہ سے اپنے لیے تنخواہ مقرر کر سکتا ہے، باقی گزارہ کا ذریعہ اگر اس کا موجود ہے، جس سے فارغ اور مطمئن ہو کر امامت کا کام کر سکتا ہے تو اچھا ہے کہ مسجد کے فنڈ سے کچھ نہ لے؛ لیکن اگر لے تو بھی جائز ہے۔

(۲) فقہاء کرام نے مسجد میں اس تعلیم سے جو بالمعاوضہ ہو، منع فرمایا ہے، اس طرح حدیث شریف میں چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانے سے منع فرمایا، (۲) ایسے چھوٹے جنھیں پاکی پلیدی کی تمیز نہیں ہوتی، پس اولی وانسب یہ ہے کہ تعلیم صبیان کے لیے خارج از مسجد کسی مکان کا انتظام کیا جائے، چاہے وہ مکان کرایہ پر ہی کیوں نہ لیا جائے اور جب تک اس کا انتظام نہ ہو، اس وقت تک مسجد کو احتیاط سے استعمال کیا جائے۔

(۳) شطرنج باز، حقہ نوش اور لحیہ تراش امامت کے مستحق تو ہرگز نہیں، (۳) اور خطبہ بھی اس سے سننا مکروہ

---

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیانت سے پناہ مانگتے تھے۔ روایت میں ہے:

عن أبي هريرة قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: اللّٰهم إني أعوذبک من الجوع فإنه بئس الضجيع وأعوذبک من الخيانة فإنها بئست البطانة. (سنن أبي داؤد، باب في الاستعاذة (ح: ۱۵۴۷) انيس)

(۲) عن واثلة بن الأسقع أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وشراءكم وبيعكم وخصوماتكم ورفع أصواتكم وإقامة حدودكم وسل سيوفكم واتخذوا على أبوابها المطاهر وجمروها في الجمع. (سنن ابن ماجة، كتاب المساجد، باب مايكره في المسجد، رقم الحديث: ۷۶۰، ص: ۹۱، بيت الأفكار، انيس)

عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: جنبوا مساجدكم مجانينكم، وصبيانكم، ورفع أصواتكم، وسل سيوفكم، وبيعكم وشراؤكم، وإقامة حدودكم، وخصومتكم وجمروها يوم جمعكم واجعلوا مطاهركم على أبوابها. (المصنف لعبدالرزاق، باب البيع والقضاء في المسجد ومايجتنب المسجد، كتاب الصلاة: ۴۴۱/۱ (رقم الحديث: ۱۷۲۶) / السنن الكبرى، كتاب آداب القاضي، باب مايستحب للقاضي من أن لايكون قضاؤه في المسجد: ۱۷۷/۱۰ (رقم الحديث: ۲۰۲۶۸) دار الكتب العلمية، انيس)

(۳) وكره تحريماً اللعب بالنرد وكذا الشطرنج. (الدرالمختار على هامش ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ۳۴۷/۵، انيس)

==

ہوگا اور صرف تقریر و وعظ اگر وہ بغیر اجازت متولی مسجد، یا امام مسجد کے شروع کر دے تو یہ بھی درست نہیں ہے اور اجازت کے ساتھ نفس تقریر، اگر وہ اچھی باتیں کرے تو سننا جائز ہوگا، بعد میں فہمائش کی جائے کہ خود بھی اپنی عملی اصلاح فرماوے۔

(۴) بدعتی کی امامت مکروہ ہے،(۱) اور مردہ شوئی کرنے والا اگر محتاط ہو کر غسل دیتے وقت چھینٹوں سے اپنے آپ کو بچائے، پاک کپڑے رکھے اور غسل بھی کرے اور مردہ شوئی کو بطور پیشہ اختیار نہ کرے؛(۲) بلکہ ضرورت کے وقت اس کو بطور خدمت کے انجام دے بلا معاوضہ تو نماز بلا کراہت اس کے پیچھے درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ عفا اللہ عنہ (فتاویٰ مفتی محمود: ۱۹۳/۲-۱۹۴) ☆

== عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكل البصل والكرات فغلبتنا الحاجة فأكلنا منها فقال: من أكل من هٰذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا فإن الملائكة تأذى مما يتأذى منه الإنس. (صحيح لمسلم، باب نهى من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا (ح: ٥٦٣) انيس)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر حقہ کی وجہ سے بد بو آتی ہو تو اس کو صاف کر لے، ورنہ بد بو کے رہتے ہوئے امامت مکروہ ہے۔ انیس

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انهكوا الشوارب واعفوا اللحى. (صحيح البخاري، باب اعفاء اللحى (ح: ٥٨٩٣) انيس)

وقال العلائي في كتاب الصوم قبيل فصل العوارض: إن الأخذ من اللحية وهي دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال لم يبحه أحد وأخذ كلها فعل يهود والهنود ومجوس الأعاجم. (العقود الدرية في تنقيح الفتاوىٰ الحامدية، كتاب الشهادة: ٣٢٩/١، دار المعرفة بيروت، انيس)

(۱) فهو كالمبتدع تكره إمامته بكل حال بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (رد المحتار، باب الإمامة: ٥٦٠/١، دار الفكر بيروت، انيس)

(۲) وعبارة الفتح: ولا يجوز الإستئجار على غسل الميت ويجوز على الحمل والدفن وأجازه بعضهم في الغسل أيضا، فليتأمل. (ردالمحتار، باب صلاة الجنازة: ٢٠٠/٢، دار الفكر بيروت، انيس)

☆ والی بال اور کبڈی کھیلنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک امام کا بچہ انیس سالہ پابند صوم وصلوٰۃ، صورت وسیرت موافق شرع وسنت صحیح ہے، کبھی کبھی امامت کرتا ہے، لیکن اس لڑکے میں یہ عیب بھی ہے، ہم عصروں کے ساتھ والی بال اور کبڈی بھی کھیلتا ہے اور ان کے ساتھ مچھلی کا شکار بھی کرتا ہے، اب بعض شر پسند افراد اور غیر متشرع ارکان ان ہر سہ کھیلوں کو ناجائز اور حرام قرار دیتے ہیں، کیا اس لڑکے کی امامت جائز ہے؟ نیز کبھی کبھی وہ لوگ اس لڑکے کی توہین اور بے عزتی بھی کرتے ہیں، کیا اس لڑکے کی توہین اور بے عزتی امام کی توہین اور بے عزتی نہیں ہے؟ بینوا توجروا۔

(المستفتی: عبدالعظیم ......۱۰/۴/۱۹۷۷ء) ==

کشتی دیکھنے والے کی امامت:

حنفیوں کو مشرک کہنے والے غیر مقلدوں کی امامت کا حکم:

سوال (۱) پہلوانوں کی کشتی اور کبڈی دیکھنا کیسا ہے، زید کہتا ہے کہ ان چیزوں کا دیکھنا جائز نہیں اور حدیث پیش کرتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو زندہ اور مردہ کی ران دیکھنے سے منع فرمایا، عمر کہتا ہے کہ یہ تمام باتیں جائز ہیں اور کبڈی وکشتی وغیرہ کی تعریف بھی کرتا ہے، اب ایسی صورت میں عمر کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟ اور ہوتی ہے تو کیسی ہوتی ہے اور عمر کا کیا حکم ہے؟

(۲) جو غیر مقلدین ڈھیلے سے استنجا نہیں کرتے اور بیس رکعت تراویح جو صحابہ کی سنت ہے، اسے بدعت کہتے ہیں اور احناف کو کافر ومشرک بتاتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے اور ایسے لوگوں کے پیچھے نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟ اگر ہوتی ہے تو کیسی ہوتی ہے؟

== الجواب

(۱) واضح رہے کہ شکار کرنا مباح ہے، **کما یدل علیه القرآن (قال اللّٰه تعالیٰ: ﴿أحل لکم صیدالبحر و طعامه متٰعا لکم وللسیارة وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرماً واتقوا اللّٰه الذی إلیه تحشرون﴾(سورة المائدة: ۹۶)والأحادیث (مشکٰوة المصابیح: ۳۵۷/۲، کتاب الصید والذبائح/عن عدی بن حاتم رضی اللّٰه عنه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال: إذا أرسلت کلبک وسمیت فأمسک وقتل فکل، وإن أکل فلا تأکل فإنما أمسک علی نفسه وإذا خالط کلابا لم یذکر اسم اللّٰه علیها فأمسکن وقتلن فلا تأکل فإنک لا تدری أیها قتل وإن رمیت بصید فوجدته بعد یوم أو یومین لیس به إلا أثر سهمک فکل، وإن وقع فی الماء فلا تأکل. (صحیح البخاری، باب الصید إذا غاب عنه یومین أو ثلاثة (ح: ۵۴۸۴)انیس)وصرح به الفقهاء الکرام (قال الحصکفی: الصید هومباح... إلا لمحرم فی غیرالحرم أوللتلهی، إلخ. (الدرالمختارعلیٰ هامش ردالمحتار: ۳۲۸/۵، کتاب الصید)**

اور کبڈی کھیلنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، جب کہ کشف عورت سے خالی ہو، البتہ والی بال کھیلنا مکروہ ہے؛ کیونکہ انگریزوں کا ایجاد کردہ کھیل ہے اور اس میں منفعت ہے، وہ دیگر ذرائع سے حاصل ہوسکتی ہے اور کشف عورت وغیرہ اس کے لوازم عادیہ ہیں، لہٰذا اس سے اجتناب بہتر ہے، بہرحال صحت اقتدا اسے مانع نہیں ہے۔

(۲) ہر مسلمان کی توہین اور بے عزتی ناجائز ہے، خصوصًا جب کہ حقدار ہو؛ یا امام کی اولاد ہو، **لحدیث: المسلم أخو المسلم لایظلمه ولایخذله ولایحقره بحسب أمرأ من الشرأن یحقرأخاه المسلم، وکل المسلم علیٰ المسلم حرام دمه وماله و عرضه {رواه مسلم }(الصحیح لمسلم: ۳۱۷/۲، باب تحریم ظلم المسلم) وهو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ: ۴۰۲/۲-۴۰۳)

الجواب

کشتی اس طرح دیکھنا کہ ستر کھلے، ناجائز ہے،(۱) اور عمر جو اسے جائز کہتا ہے، غلطی پر ہے اور اگر وہ باوجود ستر کھلنے کے اسے جائز کہنے پر اصرار کرے تو اس کی امامت مکروہ ہے۔

(۲)　جو غیر مقلدین کہ حنفیوں کو مشرک اور کافر کہیں صحابہ کو بدعتی بتائیں، ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

کتبہ محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ (کفایت المفتی: ۳/۲۷-۷۳)

☆ ☆ ☆

---

(۱)　یجوز أن ینظر الرجل إلی الرجل إلا إلیٰ عورته وعورته مابین سرته حتیٰ یجاوز رکبتیه والأصل فیه حدیث عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أنه قال: عورة الرجل ما دون سرته حتی تجاوز رکبته. (المحیط البرهانی فی الفقه النعمانی، الفصل التاسع فیما یحل للرجل النظر إلیه: ٥/٣٣٠، دار الفکر بیروت، انیس)

(۲)　ویکره إمامة عبد، إلخ، وفاسق، إلخ، ومبتدع: أی صاحب بدعة وهی اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لابمعاندة بل بنوع شبهة. (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ومطلب البدعة خمسة أقسام: ١/٥٦٠-٥٦١، انیس)

نشیلی اشیا استعمال کرنے والے کی امامت

شراب پینے والے کی اقتدا اور جماعت کا ترک کرنا:

سوال: میں نے ایک شخص کو شراب پیتے ہوئے بذات خود دیکھا ہے اور ایک دفعہ اتفاق سے اس شخص کو باجماعت نماز کی امامت کرتے ہوئے پایا، اس صورت میں اس کے پیچھے جماعت سے نماز ادا کروں، یا نماز الگ پڑھوں؟ باجماعت نماز کی حیثیت کیا ہے، واجب ہے، یا سنت؟

الجواب

ایسا شخص اگر توبہ نہ کرے تو فاسق ہے، نماز اس کے پیچھے مکروہ ہے، (۱) مگر تنہا پڑھنے سے بہتر ہے، (۲) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے، (۳) کبھی اتفاقاً جماعت نہ مل سکے تو خیر، ورنہ جماعت چھوڑنے کی عادت بنالینا گناہ کبیرہ ہے، (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر وعیدیں فرمائیں ہیں اور اس کو منافقوں کی علامت فرمایا ہے۔ (۵)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۴۵۴)

(۱) ویکره إمامة عبد وأعرابی وفاسق. تنویر. قوله: (فاسق) وهو الخروج عن الا ستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر. (ردالمحتار، کتاب الصلاة. باب الإمامة: ۱/۵۵۹. طبع ایچ ایم سعید) (مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انیس)

(۲) فإن أمكن الصلاة خلف غيرهم فهو أفضل وإلا فالاقتداء أولٰى من الانفراد. (ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۹. طبع ایچ ایم سعید)

(۳) الجماعة سنة مؤكدة للرجال، وقيل: واجبة وعليه العامة فتسن أوتجب. (الدرالمختار: ۱/۵۵۲_۵۵٤، كتاب الصلاة، باب الإمامة)

(۴) وعند الخراسانيين: إنما يأثم إذااعتاده، كما فی القنية. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵٤، طبع ایچ ایم سعید)

(۵) عن عبد اللّٰه بن مسعود قال. لقد رأيتنا وما يتخلف عن الصلاة إلامنافق قد علم نفاقة أو مريض إن كان المريض ليمشی بين رجلين حتٰی يأتی الصلاة وقال أن رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم علمنا سنن الهدی وإن من سنن الهدی الصلاة فی المسجد الذی يؤذن فيه. (مشكوٰة، باب الجماعة وفضلها، ص: ۹٦، طبع قدیمی) (الفصل الثالث، رقم الحديث: ۱۰۷۲، انیس)

شرابی امام کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ذیل کے مسئلہ میں کہ ایک شرابی امام کے پیچھے نماز ہوگی، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصليًا

فاسق کی امامت مکروہ ہے، بایں وجہ اس کے پیچھے نماز بھی مکروہ ہے۔

كذا فی ردالمحتار مع الدر المختار: ۳۷٦/۱:

"و يكره إمامة عبد و أعرابی وفاسق".

قوله: (فاسق) ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، إلخ.

وفی الدرالمختار، ص: ۳۷۸:

وكذا تكره خلف أمرد وسفيه- إلٰى أن قال- وشرب الخمر، إلخ. (۱)

لیکن اگر اس کی پیچھے نماز پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی، البتہ متقی امام کے پیچھے پڑھنے پر جتنا ثواب ملتا ہے، اتنا فاسق کے پیچھے نہیں ملے گا؛ تاہم تنہا پڑھنے سے اچھا یہ ہے کہ فاسق ہی کے پیچھے پڑھ لے کہ جماعت کا ثواب مل جائے۔

"وفی النهر عن المحيط: صلٰی خلف فاسق أومبتدع نال فضل الجماعة (قوله: فضل الجماعة) أفاد أن الصلاة خلفهما أولٰی من الانفراد ولكن لاينال كما ينال خلف تقی ورع، إلخ. (ردالمحتار مع الدرالمختار: ۱/ ۳۷۷) (۲) **فقط والله تعالٰى أعلم بالصواب**

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ: ۵۴/۲)

جو امام دعوت میں شراب کا انتظام کرے، اس کی امامت:

سوال: ایک حافظ کی دختر کی شادی ہوئی، اس جلسہ میں طوائف بھی اور غیر مسلم بھی مدعو کئے گئے، ان کے لیے شراب منگا کر ان کو پلائی گئی، ایسی حالت میں نکاح ہوا، یا نہیں؟ اور ایسے حافظ کی اقتدا کر سکتے ہیں، یا نہ؟

الجواب ــــــــــــــــ

نکاح ہوگیا؛ لیکن وہ لوگ بہ سبب ارتکاب معاصی کے فاسق و عاصی ہوئے، توبہ کریں اور ایسے حافظ قرآن کے پیچھے اقتدا کرنا مکروہ ہے؛ تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرے، اس کو امام نہ بناویں۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۰۵/۳)

(۱) كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، انيس

(۲) كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب: البدعة خمسة أقسام، انيس

(۳) قال الله تعالٰى: ﴿ولاتعاونوا على الإثم والعدوان﴾ الأية (سورة المائدة: ۲)

==

جو امام شراب خور کے گھر دعوت کھائے، اس کی امامت:

سوال: جو شخص ماہِ رمضان، یا دیگر ماہ میں ہمیشہ کھلم کھلا شراب خوری کرے، اس کے گھر کا کھانا پینا اور نکاح و جنازہ امام کو کرنا، کرانا کیسا ہے اور جو امام کرے، کراوے اور کھانے پینے کا پرہیز نہ کرے، اس کے واسطے کیا حکم ہے؟ اور یہ لوگ جس مجلس میں دعوت و نکاح و جنازہ میں بلائے جائیں، یا خود حاضر ہو جائیں، اس مجلس میں جانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب

شراب خور اور ماہِ صیام میں بلا عذر روزہ نہ رکھنے والا فاسق و عاصی ہے، اس سے مسلمانوں کو ترک سلام و کلام و ترک مواکلت و مشاربت لازم ہے، (۱) نمازِ جنازہ اس کی بے شک پڑھنی چاہیے؛ لیکن زندگی میں اس کے ساتھ میل جول رکھنا نہ چاہیے اور جو امام بلا کسی ضرورت اور مجبوری کے ایسے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھے اور بلا کراہت و انکار کے ان کے ساتھ کھاوے، پیوے، وہ بھی گنہگار رہے، لائق امام بنانے کے نہیں ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۱۳/۳)

== ویکره إمامة عبد، إلخ وفاسق. (الدر المختار)

من الفسق: وهو الخروج عن الإستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني، إلخ، وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه، إلخ، بل مشٰى في شرح المنية علٰى أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) (كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۱) "عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال: أوصاني خليلي: "أن لا تشرك بالله شيئاً وإن قطعت وحرقت، ولا تترك صلاة مكتوبة متعمداً، فمن تركها متعمداً فقد برئت منه الذمة، ولا تشرب الخمر فإنها مفتاح كل شر". {رواه ابن ماجة} (مشكوٰة المصابيح، كتاب الصلاة، الفصل الثالث: ۵۹/۱، قديمي، رقم الحديث: ۵۸۰، انيس)

عن أبي هريرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشرب وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ولا ينتهب نهبة يرفع الناس إليه فيها أبصارهم حين ينتهبها وهو مؤمن. (صحيح البخاري، باب النهى بإذن صاحبه (ح: ۲۴۷۵) / سنن ابن ماجة، باب النهى عن الهبة (ح: ۳۹۳۶) انيس)

عن أنس بن مالك قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم ويكثر الجهل ويكثر الزنا ويكثر شرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد. (صحيح البخاري، باب يقل الرجال ويكثر النساء (ح: ۵۲۳۱) انيس)

وفي فصول العلامي: ولا يسلم على الشيخ الممازح والكذاب واللاغي، ولا علٰى من يسب الناس أو ينظر وجوه الأجنبيات ولا على الفاسق المعلن، إلخ. (رد المحتار، مطلب المواضع التي يكره فيها السلام: ۵۷۷/۱، ظفير) (باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، انيس)

(۲) ویکره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير)

شراب پینے والے کی امامت:

سوال: زید شاہی خطیب ہے، مگر پابند صوم وصلوٰۃ نہیں، رمضان المبارک میں ہوٹلوں میں بیٹھ کر چائے پینے اور عام گذرگاہوں میں پان کھانے اور بیڑیاں پیتے پھرنے کا عادی ہے، علاوہ اس کے دائم الخمر ہے، قمار بازی روزمرہ کا مشغلہ ہے اور زانی ہے، باوجود ان حرکات کے جامع مسجد میں خطبہ پڑھتا ہے، ایسا شخص خطبہ پڑھ سکتا ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وہ لائق امام بنانے کے نہیں ہے، اس کو معزول کرنا چاہیے اور تاوقتیکہ وہ افعال شنیعہ سے توبہ نہ کرے، اس کو امام نہ بنایا جائے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۳۹)

شرابی کے مکان میں جو رہتا ہے، اس کی امامت:

سوال: جو امام مسجد شرابی کے مکان میں رہتا ہو، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

جائز ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۶۳)

افیون کھانے والے کی امامت:

سوال: اگر امام افیون کھاتا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ (حاجی عبداللہ، ممتاز آباد ملتان)

الجواب

ضرورت کی بنا پر افیون کی اتنی مقدار جو نشہ آور نہ ہو، کھانی جائز ہے، اس صورت میں کھانے والے کی امامت میں بھی کوئی کراہت نہ ہوگی اور اگر لہو ولعب کے لیے کھائی جاتی ہے تو یہ حرام ہے اور امامت ایسے شخص کی مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

"**وأما القليل فإن كان للهو فهو حرام**" آه. (ردالمحتار: ٥/٤٥٣)(۴) فقط

محمد انور عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح: بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ۔ (خیر الفتاویٰ:۲/۳۶۳)☆

---

(۱) ويكره إمامة عبد،إلخ، وفاسق،إلخ،وكذا تكره خلف أمرد،إلخ، و شارب الخمر. (الدرالمختار)
بل مشٰى فى شرح المنية أن كراهة تقديمه(أى الفاسق) كراهة تحريم. (ردالمحتار،باب الإمامة: ١/٥٢٣، ظفير)(مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد،انيس)

(۲) صرف کسی شرابی کے مکان میں رہنے سے فسق لازم نہیں آتا۔ بعض فقہا لکھتے ہیں کہ: (و)جاز تعمير كنيسة و(حمل خمر ذمى) بنفسه أودابة (بأجر)لاعصرها لقيام المعصية بعينه (و)جاز (إجارة بيت،إلخ). (الدرالمختارعلٰى هامش ردالمحتار ،كتاب الحظروالإباحة،فصل فى البيع: ٥/٣٤٥،ظفير)(باب الإستبراء وغيره،انيس)

(۳) ويحرم أكل البنج والحشيشة وهى ورق قنب والأفيون. (الدرالمختارعلٰى ردالمحتار، كتاب الأشربة: ٥/٤٢٥، انيس)

(۴) كتاب الحظروالإباحة،فصل فى البيع،باب الإستبراء وغيره،انيس

==

بطور دوا افیون کھانے والے کی امامت:

سوال: عمر بوجہ ضیق النفس افیون کھاتا ہے، بدیں وجہ کبھی نماز میں ٹول جاتا ہے، وہ قابل امامت ہے، یا نہیں؟ اس کے پیچھے نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

نماز تو اس کے پیچھے ہو جاتی ہے، بشرطیکہ کوئی امر مفسد صلوٰۃ اس سے سرزد نہ ہو؛ لیکن اگر دوسرا شخص اولیٰ بالامامت موجود ہو تو اس دوسرے کو امام بنانا چاہیے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۶۱/۳)

مقرر امام کے رہتے ہوئے دوسرے شخص کی امامت، مدک اور افیون استعمال کرنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں! عید کی نماز پڑھانے کے لیے امام مقرر تھے، پھر امام مذکور دس بارہ برس غائب ولا پتہ ہو گئے، اس عرصہ میں مقتدیوں نے دوسرا امام مقرر کر لیا، پھر جو امام صاحب غائب تھے، وہ آ گئے، عید کے روز عید گاہ میں آ کر منبر پر بیٹھ گئے اور دریافت کرنے لگے کہ کون نماز پڑھاتا ہے؟ مقتدیوں نے جواب دیا کہ آپ تو اتنے روز سے غائب تھے، ہم لوگ دوسرا امام مقرر کر چکے ہیں، اب آپ کے پیچھے ہم لوگ نماز نہیں پڑھ سکتے، تب وہ جواب دیتے ہیں کہ جس کو آنا ہے، ہم اس کے لیے گردن دینے کو تیار ہیں، جب ان کو سمجھانے لگے تو کہتے

== ☆ افیون استعمال کرنے والے کی امامت:

سوال: امام مسئلہ سے واقف ہیں، نماز میں قرآن شریف قرأت سے پڑھتے ہیں اور الفاظ پورے طور سے ادا کرتے ہیں، مگر افیون کھاتے ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

افیون کھانے والے کے پیچھے نماز مکروہ ہے، اس کو امام نہ بنانا چاہئے۔ (وكذا تكره خلف الأمرد وسفيه ومفلوج وأبرص شاع برصه وشارب الخمر وآكل الربا ونمام ومراء متصنع. (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۵/۱، ظفير) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۴۹/۳)

افیمی کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں:

سوال: جو شخص غیر متشرع پابند صوم وصلوٰۃ نہ ہو اور افیمی ہو، اس کے پیچھے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے؛ کیوں کہ وہ فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ (ويكره إمامة عبد، إلخ، وفاسق. (الدر المختار) وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه، إلخ، بل مشى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. (رد المحتار، باب الإمامة: ۵۲۳/۱، ظفير) (مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۲۲۰/۳)

ہیں کہ انسان ہی سے قصور ہوتا ہے، ہم سے بھی قصور ہوتا ہے، تم سے بھی قصور ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی قصور ہوا ہے، ہم اور آپ کس گنتی میں ہیں، اس پر مقتدی اور بگڑے اور کہنے لگے کہ اس نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسا کلام کیا، ہم لوگ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے، ایسے شخص کی امامت درست ہے، یا نہیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسا کلام کرنے والا کیسا ہے؟ اور ثانی امام کا کوئی قصور نہیں ہے، ایسی حالت میں ثانی امام کو امامت سے خارج کرنا کیسا ہے؟ اور اول امام کو امامت کرنا کیسا ہے؟ اور مدک لینے والا اور افیون کھانے والے کا امامت کرنا کیسا ہے؟ اور اس کے پیچھے مقتدیوں کی نماز درست ہوگی، یا نہیں؟ اور دفعہ دار، داروغہ اور سرکاری پولس کی امامت درست ہے، یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز درست ہوگی، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

(۱) امام اول نہایت بے ادب اور خودغرض ہے، ان کو امامت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، جب کہ قوم نے دوسرا امام مقرر کرلیا ہے۔(۱)

(۲) امام اول نے اپنی غرض ومطلب برآری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمہ استعمال کیا، اس کو توبہ واستغفار کرنا چاہیے۔

(۳) مدک اور افیون استعمال کرنے والے کی امامت مکروہ ہے، اگر اس کو ترک نہ کرے تو ایسے امام کو معزول کرنا چاہیے۔(۲)

(۴) امام ثانی جس کو قوم نے امام مقرر کیا ہے، وہی امام ہے، اس کو بلاقصور معزول کرنا غیر مستحسن ہے۔

---

(۱) واعلم أن (صاحب البيت) ومثله إمام المسجد الراتب (أولٰى بالإمامة من غيره) مطلقًا. (الدر المختار علٰى هامش رد المحتار: ۱/ ۵۲۲) (باب الإمامة، انيس)

(۲) لو قدموا فاسقًا يأثمون بناءً علٰى أن كراهة تقديمه كراهة تحريم لعدم اعتناءه بأمور دينه و تساهله في الإتيان بلوازمه فلا يبعد منه الإخلال ببعض شروط الصلاة وفعل ما ينافيها بل هو الغالب بالنظر إلى فسقه لذا لم تجز الصلاة خلفه أصلا عند مالك ورواية عن أحمد إلا أنا جوزناها مع الكراهة لقوله عليه الصلاة والسلام: "صلوا خلف كل بر وفاجر". (غنية المستملي شرح منية المصلي لإبراهيم الحلبي الحنفي: ۵۱۳ـ۵۱٤) (فصل في الإمامة، وفيها مباحث، انيس)

وأما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه، وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه، وقد وجب عليهم إهانته شرعًا، ولا يخفى أنه إذا كان أعلم من غيره لا تزول العلة، فإنه لا يؤمن أن يصلي بهم بغير طهارة، فهو كالمبتدع تكره إمامته بكل حال، بل مشٰى في شرح المنية على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم مما ذكرنا، ولذا لم تجز الصلاة خلفه أصلا عند مالك ورواية عن أحمد، فلذا حاول الشارح في عبارة المصنف وحمل الاستثناء علٰى غير الفاسق. (رد المحتار: ۱/ ۵۲۳) (كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، انيس)

(۵)　دفعہ دار، داروغہ وغیرہ (ملازمین حکومت انگریزی) جو بہ رضا ورغبت اس کی ملازمت اختیار کئے ہوئے ہوں اور حکومت کی منشا کے مطابق ہر کام بجالاتے ہوں، چاہے وہ احکام شرعا جائز ہوں، یا ناجائز تو ویسے لوگوں کو امام بنانا نہیں چاہئے؛ لیکن کسی وقت ان کے پیچھے نماز کوئی شخص پڑھ لے تو نماز درست ہوجائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ابوالمحاسن محمد سجاد کان اللہ لہ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۱/۴۹-۵۱)

نشہ پینے والے کو امام بنانا مکروہ ہے:

سوال:　جو امام گانجہ پیتے ہیں، ان کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

گانجہ جو مسکر ہے پینا ناجائز ہے اور پینے والا فاسق ہے اور فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا ایسے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے، جو گانجہ پیتا ہو؛ لیکن جو نمازیں پڑھی گئی ہیں، ان کے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

كما فى الأشباه: من أن كل صلاة أديت مع الكراهة تجب أعادتها فى الوقت وبعده لا. (۲)

وقال فى الهداية وغيرها فى مكروهات الصلاة: وخلف فاسق. (امداد المفتین: ۲/۲۷۹)

دائمی سگریٹ نوش کی امامت:

سوال:　کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ دائماً سگریٹ نوشی کرنے والے مقیم امام کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

(العارض محمد نواز، مقام شتاب گڑھ، براستہ ملتان)

الجواب

نماز ہوجاتی ہے۔(۳) فقط واللہ اعلم

بندہ محمد اسحاق غفرلہ، نائب مفتی خیر المدارس ملتان (خیر الفتاویٰ: ۲/۳۷۳)

---

(۱)　یہ خیال رہے کہ یہ اس وقت کا فتویٰ ہے، جب حکومت برطانیہ کے ساتھ ترک موالات کے وجوب کا فتویٰ علماء دے چکے تھے اور بہ رضاء ورغبت سرکاری ملازمت کو ممنوع قرار دیا گیا تھا۔[مجاہد]

(۲)　**وفى الأشباه بلفظ: كل صلاة أديت مع ترك واجب أو فعل مكروه تحريما فإنها تعاد وجوباً فى الوقت فإن خرج لا تعاد.** (الأشباه والنظائر، كتاب الصلاة: ١٤٠، دار الكتب العلمية بيروت، انيس)

(۳)　**قلت: وألف فى حله أيضا سيدنا العارف عبد الغنى النابلسى رسالة سماها "الصلح بين الإخوان فى إباحة شرب الدخان" وتعرض له فى كثير من تآليفه الحسان وأقام الطامة الكبرىٰ على القائل بالحرمة أو بالكراهة ==**

نسواری امام کے پیچھے اقتدا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو امام نسوار (تمبا کو منہ میں رکھنے) کا عادی ہو، کیا اس کے پیچھے اقتدا صحیح ہے؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی: شاہ مست درہ ادم خیل، ۱۹/ مارچ/ ۱۹۷۵ء)

الجواب

چوں کہ تمبا کو کا استعمال مباح ہے، لہٰذا اس کا استعمال امامت سے متصادم نہیں ہے۔

كما في ردالمحتار: ٤٠٦/٥: فإنه لم يثبت إسكاره ولا تفتيره ولا إضراره بل ثبت له منافع فهو داخل تحت قاعدة الأصل في الأشياء الإباحة. (۱) **وهو الموفق** (فتاویٰ فریدیہ: ۲/۴۰۴)

تمبا کو کا منجن استعمال کرنے والے کی امامت:

سوال: ہماری مسجد میں ایک امام صاحب ہیں، وہ توحید کے قائل اور شرک و بدعت کے خلاف ہیں، بہت سے بدعتی کام مسجد میں ہوتے تھے وہ بند ہو گئے ہیں، کسی قسم کا فساد وغیرہ کچھ نہیں ہوا؛ مگر اب چند لوگ محرم والے، جنگ نامہ والے، گیارہویں کرنے والے ان کے خلاف کچھ بھی الزام لگا کر ان کو نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، مگر اللہ کے فضل سے امام صاحب اپنی باتوں پر اٹل ہیں، وہی لوگ عوام میں کچھ نہ کچھ باتیں امام صاحب کے خلاف پھیلا رہے ہیں، وہ یہ کہ امام صاحب تمبا کو کا منجن دانتوں پر لگاتے ہیں، ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ایسا کہتے ہیں تو یہ بتائیے کہ جو امام تمبا کو جلا کر دانتوں پر ملتے ہیں اور نماز سے پہلے مسواک لگا کر وضو کرتے اور نماز پڑھاتے ہیں، ایسے امام کے پیچھے نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــ حامدًا و مصليًا

جو شخص تمبا کو کا منجن دانتوں میں استعمال کرے اور پھر مسواک وغیرہ سے اچھی طرح منہ صاف کر لے تو اس منجن کی وجہ سے اس کی امامت میں کوئی نقصان نہیں بلا کراہت درست ہے۔ (۲) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۹/ ۶/ ۱۳۹۶ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/ ۸۵-۸۶)

== فإنهما حكمان شرعيان لا بد لهما من دليل ولا دليل على ذلك فإنه لم يثبت إسكاره ولا تفتيره ولا إضراره بل ثبت له منافع وهو داخل تحت قاعدة الأصل في الأشياء الإباحة وأن فرض إضراره للبعض لا يلزم منه تحريمه على كل أحد فإن العسل يضر بأصحاب الصفراء الغالبة وربما أضرهم مع أنه شفاء بالنص القطعي، الخ. (رد المحتار، كتاب الأشربة: ٤٥٩/٦، دار الفكر بيروت، انيس)

(۱) ردالمحتار على هامش الدر المختار: ٣٢٦/٥، كتاب الأشربة

(۲) والأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلاة ثم الأحسن تلاوة وتجويداً للقراءة ثم الأورع ثم الأسن ثم الأحسن خلقاً ثم الأحسن وجهاً ثم الأشرف نسباً ثم الأنظف ثوباً. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ٥٥٧/١-٥٥٨، سعيد)

قرآن سے فال نکالنے والے اور سگریٹ نوش کی امامت:

سوال: قرآن شریف کے ذریعہ سے فال کھولنا جائز ہے، یا نہیں؟ اور ایسے عامل کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟ اسی طرح دوسرے ذرائع سے فال کھولنا کیسا ہے؟ اور سگریٹ نوشی کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

قرآن شریف یا کسی اور کتاب سے فال کھول کر اس کو حجتِ شرعیہ سمجھنا اور اس پر حق و باطل کا فیصلہ رکھنا صحیح نہیں، غلط ہے۔(۱) حق اور باطل کے فیصلے کے لیے شرعی دلائل کی ضرورت ہوتی ہے، محض رجحانِ قلبی کے لیے اگر فال لی جائے تو مضائقہ نہیں، (۲) ایسے شخص پر کوئی سخت حکم نہیں لگے گا اور نہ اس کی امامت میں کوئی خرابی آئے گی، جو شخص پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بطور دواء سگریٹ پیتا ہے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں؛ مگر مسواک وغیرہ سے منہ صاف کر کے مسجد میں آئے، اس کی امامت بھی درست ہے۔(۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۴/۱۱/۱۴۰۰ھ۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۶/۸۵-۸۶)

حج میں افیون کی اسمگلنگ کرنے والے کی امامت:

سوال: ایک امام مسجد حج کے بہانے افیون لے کر عرب جاتے ہیں اور وہاں سے سونا لاتے ہیں اور رشوت دے کر نکل آتے ہیں، ایسے شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟ اس سے اکثر مقتدی ناراض ہیں۔ فقط

(منور حسین، محلّہ دیپا سرائے سنبھل، مراداباد)

---

(۱) وقد صرح ابن العجمي في منسكه كما قال: ولايؤخذ الفال من المصحف، فإن العلماء اختلفوا في ذلك، فكرهه بعضهم...ونص المالكية على تحريمه...ومن حرمه اعتبر حروف المبنى، فإنه في معنى الاستقسام بالأزلام". (شرح الفقه الأكبر للملا على قارى، ص: ۱٤۹، قديمى)

(۲) ومنه حديث: كان صلى الله تعالى عليه وسلم يتفائل ولا يتطير...ووجهه أن الفال أمل ورجاء للخير من الله تعالى عن كل سبب ضعيف أو قوى. (ردالمحتار، باب العيدين، كتاب الصلاة، مطلب فى الفال والطيرة: ۲/۱٦٦، سعيد)

(عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتفاء ل ولا يتطير ويعجبه الاسم الحسن. (مسند الامام أحمد (ح: ۲۳۲۸) انيس)

(۳) عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا...آه. (مشكوٰة المصابيح، باب المساجد ومواضع الصلاة: ٦۸، قديمى) (الفصل الأول (ح: ۷۰۷) انيس)

عن جابر رضى الله تعالى عنه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكل البصل والكرات فغلبتنا الحاجة فأكلنا منها فقال: من أكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا فإن الملائكة تأذى مما يتأذى منه الإنس. (صحيح لمسلم، باب نهى من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا (ح: ٥٦۳) انيس)

الجواب ——— حامدًاو مصلیًا

اگر شخص مذکور کو اس کا اعتراف ہے، یا اس پر شرعی شہادت موجود ہے تو اس کی امامت مکروہِ تحریمی ہے، جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔(۱) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ:۶/۱۴۷۔۱۴۸) ☆

افیون کا نشہ کرنے والے، مردوں کو بطور پیشہ غسل دینے والے اور جادوگر امام کی اقتدا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو شخص ہمیشہ افیون کے نشہ میں مست ہو اور مردوں کو بطور پیشہ مستقلاً غسل دیتا ہو، سحر، جادوٹونہ اور غلط تعویذات کرتا ہو، اس کی امامت درست ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ (المستفتی: شمس الرحمن، کالکس ضلع دیر، ۱۹۷۳/۴/۵ء)

الجواب ———

واضح رہے کہ افیون کھانا حرام ہے۔

---

(۱) ویکرہ إمامة عبد وأعرابی وفاسق وأعمٰی".

وقال ابن عابدین رحمه اللّٰه تعالٰی: "قوله: (وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الإستقامة، ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر، والزانی وأکل الربا، ونحو ذالک". (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/۵۵۹-۵۶۰، سعید) (مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، انیس)

☆ **تمباکو یا پان کھانے والے کی امامت:**

سوال (۱) تمباکو، پان، بیڑی، سگریٹ، پان مسالہ، یا گٹکا جن کے استعمال کرنے سے نشہ کی لت ہونے کے علاوہ سائنسی اعتبار سے مہلک امراض، جیسے: کینسر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں، جس کا علاج نہیں ہے، جسم کو کمزور ولاغر بنا دیتے ہیں، لہذا ایسی چیزوں کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے اور ان کا استعمال جائز ہے، یا ناجائز؟

(۲) جو لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں ان کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

(۳) ایسا امام جو وعدہٗ خلافی کرتا ہو اس کی اقتدا میں کیا نماز درست ہے، جبکہ وعدہٗ خلافی کرنا حدیث کے اعتبار سے نفاق کی علامتوں میں سے ایک ہے؟

هو المصوب ———

(۱) تمباکو، بیڑی سگریٹ اور گٹکا کا استعمال مکروہ ہے اور نشہ آور پان مسالہ بھی مکروہ ہے، البتہ اگر ان چیزوں کی ایسی عادت ہو جائے کہ چھوڑنا مضر ہو تو اس کا کھانا مباح ہے۔

(۲) ان کی اقتدا میں کوئی حرج نہیں، البتہ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ منہ صاف کر کے نماز پڑھائیں۔

(۳) بلا عذر وعدہ خلافی کرنے والے کی امامت مکروہ ہے، اگر توبہ نہ کی ہو؛ لیکن اگر توبہ کر لے تو اس کے بعد کراہت نہیں۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۴۱۸۔۴۱۹)

لمـا فـی الدر المختار: ویحرم أکل البنج والحشیشة هی ورق القنب والأفیون،إلخ وبمعناه فی سائر کتب الفتاویٰ.(۱)

اورحرام کارخصوصاً جبکہ علی الدوام کرنے والا ہو،فاسق ہےاورفاسق کے پیچھےاقتدامکروہ تحریمی ہے،صرح به فی الکبیری،(۲)نیز پیشہ ورغسال لوگوں کی نظر میں خفیف ہوتا ہے،جوکہ مورث کراہت اقتدا ہے۔

کمایدل علیه تعلیل الهدایةحیث قال:ولأن فی تقدیم هؤلاء تنفیر الجماعة.(۱/۱۱۰)(۳)

اورجادوگری فسق یا کفر سے خالی نہیں ہوتا،(۴)لہٰذاایسےامام کے پیچھےاقتدانہ کرنا چاہیے۔(۵)وهو الموفق

(فتاویٰ فریدیہ:۲/۴۲۹-۴۳۰)

چرس پینے والےامام کی اقتدامکروہ تحریمی ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص باقاعدگی کے ساتھ دن میں ایک دو دفعہ چرس پیتا ہے،نیز کبھی کبھی ہیروئن کا کش بھی کرتا ہے،ایسےامام کے پیچھےاقتدادرست ہے،یا نہیں؟ بینواتوجروا۔

(المستفتی:نورالحق صاحب باڑہ بازارخیبرایجنسی،۱۹۸۸/۱۱/۵ء)

الجواب

چرس اورہیروئن پینا مکروہِ تحریمی ہے،لحدیث: کل مسکر حرام.(۶)

(۱) الدر المختار علیٰ هامش ردالمحتار: ۵/۳۲۵،کتاب الأشربة

(۲) قـال العـلامة الحلبی فی شرح المنیة:فی فتاویٰ الحجة وفیه إشارة إلیٰ أنهم قدموافاسقاً یأثمون بناءً علیٰ أن کراهة تقدیمه کراهة تحریم.(الشرح الکبیر،ص:۴۷۵،فصل فی الإمامة)

(۳) الهدایة: ۱/۱۱۰،باب الإمامة،کتاب الصلاة

(۴) عـن جـنـدب قـال:قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم حد الساحرضربة بالسیف.(جامع الترمذی،کتاب الحدود،باب ما جاء فی حد الساحر،رقم الحدیث: ۱۴۶۰،ص:۲۵۷،بیت الأفکار،انیس)

(۵) قال الحصکفی: حرام وهوعلم الفلسفة والشعبذة والتنجیم والرمل وعلوم الطبائعین والسحر.

قـال الـعـلامة ابـن عـابـدیـن:فهٰذه أنواع السحرالثلاثة قد تقع بما هو کفرمن لفظ أواعتقاد أوفعل وقد وقع بـغـیـره کـوضـع الأحجاروللسحرفصول کثیرة فی کتبهم فلیس کل ما یسمیٰ سحراً کفراً إذ لیس التکفیربه لما یترتب عـلـیـه مـن الـضـرربـل لـمـا یـقـع بـه مـمـا هو کفر کاعتقاد انفراد الکواکب بالربوبیة وإهانة قرآن أو کلام مکفرونحو ذلک.(رد المحتار هامش الدر المختار: ۱/۳۳،مطلب السحر أنواع)

(۶) عـن بـریـدة أن رسـول الـلّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال نهیتکم عن الظروف فإن ظرفاً لایحل شیئاً ولایحرمه وکل مسکرحرام...{رواه مسلم}(مشکوٰة المصابیح: ۲/۳۷۲،باب النقیع والأنبذة)

وفی شرح التنویر: ٤٠٤/٥: یحرم أکل البنج والحشیشة هی ورق العنب والأفیون، انتهٰی، (۱) قلت: والشرب فی حکم الأکل. پس ایسے امام کے پیچھے اقتدا کرنا مکروہ تحریمی ہے، وهو فی حکم الفاسق کما فی شرح الکبیر، (۲) البتہ واجب الاعادہ نہیں ہے، وهو حکم الاقتداء بکل فاسق کما صرحوا به. (۳) وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۴۱۱/۲)

پان، بیڑی خرید وفروخت کرنے والے کی امامت:

سوال (۱) بکر کہتا ہے کہ زید پان، بیڑی و پارچون خرید وفروخت کرتا ہے؛ اس لیے اس کے پیچھے نماز درست نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جس کے سامنے کے دانت نہ ہوں اس کی امامت:

(۲) امام صاحب کے سامنے کے چند دانت نہیں ہیں، ان کی امامت درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰه التوفیق

(۱) بکر غلط کہتا ہے، زید کے پیچھے نماز جائز ودرست ہے، کیا بکر نے کبھی ایسی چیزیں نہیں خریدی ہیں؟ (۴)

(۲) اگر وہ قرأت صحیح کرتے ہیں تو ان کی امامت درست ہے۔ (۵) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی، ۱۳۷۳/۲/۹ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۱۶۱/۲)

افیونی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: افیونی کے پیچھے نماز صحیح ہوگی، یا نہیں؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار: ۳۲۵/۵، کتاب الأشربة

(۲) فی فتاوی الحجة: وفیه إشارة إلی أنهم قدموا فاسقاً یأثمون بناءً علی أن کراهة تقدیمه کراهة تحریم. (الشرح الکبیر، ص: ٤٧٥، فصل فی الإمامة)

(۳) قال العلامة ابن عابدین: فإن أمکن الصلاة خلف غیرهم فهو أفضل والافالاقتداء أولی من الانفراد وفی الدر المختار هذا إن وجد غیرهم وإلافلا کراهة بحر بحثاً وفی النهر عن المحیط صلی خلف فاسق أومبتدع نال فضل الجماعة. (الدر المختار مع رد المحتار: ٤١٣/١-٤١٥، مطلب فی إمامة الأمرد، باب الإمامة)

(۴) اس لئے کہ پان، بیڑی اور پارچون کی خرید وفروخت شرعاً جائز ودرست ہے، لہٰذا زید کے پیچھے نماز کے صحیح ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے۔ ﴿أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (سورة البقرة: ۲۷۵) [مجاهد]

(۵) "شروط الإمامة للرجال الأصحّاء ستة أشیاء: الإسلام والبلوغ والعقل والذکورة والقراءة والسلامة من الأعذار کالرعاف والفأفأة والتمتمة واللثغ". (رد المحتار، باب الإمامة: ٢٨٤/٢)

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر افیونی ہوش وحواس میں نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نماز صحیح ہو جائے گی،(۱) اور اگر وہ افیون کی پینک میں نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہوگی؛ کیوں کہ اس حالت میں خود اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔

﴿یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لاَ تَقْرَبُوا الصَّلاَۃَ وَأَنْتُمْ سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ﴾(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی، ۲۸/۵/۱۳۷۳ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۱۷۰)

اس شخص کی امامت، جس کے والد شراب کی تجارت کرتے ہوں:

سوال: زید حافظ قرآن ہے، تحصیل علم عربی میں مشغول ہے، سوائے پڑھنے کے اور کسی چیز کا خیال نہیں ہے اور زید کے والدین کو کاشتکاری وزمینداری وٹھیکہ داری وکچھ چرسہ کا کاروبار اور کچھ آبکاری؛ یعنی شراب کی تجارت بھی ہے؛ لیکن زید کو سوائے پڑھنے کے اور کوئی تعلق نہیں ہے اور زید کا نہ کوئی اختیار ہے، زید مجبور ہے، زید کے والدین کو سب سے زیادہ حصہ کاشتکاری وزمینداری کا منافع ہے تو اس صورت میں زید کے پیچھے تراویح اور نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟ چوں کہ لوگوں کا اعتراض ہوتا ہے؛ اس لیے جلد جواب دیجئے؟

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

زید کے پیچھے نماز جائز ہے، حدیث میں ہے کہ ہر اچھے بُرے کے پیچھے نماز پڑھو۔(۳)

قرآن شریف میں ہے کہ ایک کے گناہ کا ذمہ دار دوسرا نہیں ہوگا۔(۴)

اس لئے زید کا باپ اگر شراب فروشی کی وجہ سے فاسق ہے تو اس کی وجہ سے زید کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی بُرائی نہیں ہے۔ سودخوار، شراب خوار اور شراب فروش سب فاسق ہیں۔(۵)

اور ہر فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔(۶)

---

(۱) البتہ اگر بلاضرورت شرعی استعمال کیا ہو تو مکروہ ہے۔[مجاہد]

"وکذا تکرہ خلف أمرد وسفیہ ومفلوج، وأبرص شاع برصہ، وشارب الخمر وأکل الربا ونمام". (الدر المختار: ۲/۳۰۲)

(۲) سورۃ النساء: ۴۳

(۳) لقولہ علیہ الصلاۃ والسلام صلّوا خلف کل بر وفاجر. (سنن الدارقطنی: ۲/۵۷)

(۴) ﴿وَلاَ تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ أُخْرٰی﴾ (سورۃ الفاطر: ۳۸)

(۵) والفاسق من فعل کبیرۃ أو أصرّ علٰی صغیرۃ (ردالمحتار: ۸/۲۰۴)

(۶) ویکرہ تقلید الفاسق (الدر المختار: ۲/۲۸۲)

جب اچھے لوگ موجود ہوں تو ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا چاہیے، اگر چہ پڑھنے سے نماز ہو جائے گی؛ مگر اچھے لوگوں کی موجودگی میں فاسق کو امام بنانے والے گنہگار رہوں گے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عثمان غنی، ۷/رمضان ۱۳۴۴ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲/۱۶۷)

شرابی کی امامت مکروہ تحریمی ہے:

سوال: ایک شخص ہمیشہ شراب پیتا ہے اور اس کی ڈاڑھی خشخشی ہے اور فتنہ مچانے والا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے، یا نہیں؟

(المستفتی: ۱۹۰۶، شیخ سکندر صاحب نائب کوتوال ۱۷/شعبان ۱۳۵۶ھ، ۲۳/اکتوبر ۱۹۳۷ء)

الجواب

شراب پینے والے اور ڈاڑھی خشخشی رکھنے والے کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، کسی نیک شخص کو امام بنانا چاہیے۔(۲) فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی (کفایت المفتی: ۳/۱۰۳)

☆ ☆ ☆

---

(۱) لوقدّموا فاسقًا آثمون. (غنية المستملي، ص: ٥١٣)

(۲) عن أبي الدرداء رضي اللّٰه عنه قال: أوصاني خليلي: "أن لا تشرك باللّٰه شيئاً وإن قطعت وحرقت، ولا تترك صلاة مكتوبة متعمداً، فمن تركها متعمداً فقد برئت منه الذمة، ولا تشرب الخمر فإنها مفتاح كل شر". {رواه ابن ماجة} (مشكوة المصابيح، كتاب الصلاة، الفصل الثالث: ٥٩/١، قديمي، رقم الحديث: ٥٨٠، انيس)

وقال العلائي في كتاب الصوم قبيل فصل العوارض: إن الأخذ من اللحية وهي دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال لم يبحه أحد وأخذ كلها فعل يهود والهنود ومجوس الأعاجم. (العقود الدرية في تنقيح الفتاوىٰ الحامدية، كتاب الشهادة: ٣٢٩/١، دار المعرفة بيروت، انيس)

ويكره امامة عبد وأعرابي وفاسق وأعمىٰ. (الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد: ٥٥٩/١-٥٦٠، انيس)